REGD NO P. 67

رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

WEEKLY BADR QADIAN

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۱۵ — شمارہ

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائب: فیض احمد گجراتی

شرح چندہ
سالانہ ۔/۲ روپے
ششماہی ۔/۱۲ ″
ممالک غیر ۔/۸ ″
فی پرچہ: ۱۵ نئے پیسے

۶ اخاء ۱۳۴۵ ہش | ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۸۶ھ | ۶ اکتوبر ۱۹۶۶ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۴ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۲۹ ستمبر کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت نزلہ اور کھانسی کی وجہ سے کسی قدر ناساز ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

محترم مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل کی بائیں آنکھ کے موتیا بند کا اپریشن سرکاری ہسپتال میں کامیاب رہا۔ آپ ... دارالامان تشریف لا رہے ہیں (مفصل خبر دوسری جگہ ملاحظہ فرمائی جائے)

قادیان ۴ اکتوبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔

الحمد للہ

قسط ۱

اسلام ـــ عیسائیت کے لئے سب سے بڑا چیلنج

(از مکرم نسیم سیفی صاحب سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ)

حال ہی میں گیمبیا سے ایک رسالہ "بیکن" شائع ہونا شروع ہوا ہے یہ رسالہ ایک ایسے عیسائی مشن کی طرف سے چھپتا ہے جو کئی مشنوں کا متحدہ ادارہ ہے اس مشن کا کہنا ہے کہ روپے کی قلت کی وجہ سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ رسالہ کتنے عرصہ کے بعد چھپا کریگا البتہ جو لوگ خریدنا چاہیں وہ بتا دیں تا کہ جب بھی چھپے اس کی ایک کاپی ان کو ارسال کر دی جائے۔

بظاہر اس رسالے کی اشاعت کا مقصد یہ ہے کہ اس حلقہ کے عیسائی ایک دوسرے سے رابطہ پیدا کر سکیں لیکن دراصل یہ رسالہ کی اشاعت عیسائی مشنوں کی اسلام کے خلاف کوششوں کی ایک اور کڑی ہے چنانچہ اس پرچہ میں ایڈیٹر صاحب نے جو اس حلقہ کے سب سے اعلیٰ عہدیدار یعنی بشپ بھی ہیں اسلام اور عیسائیت کے تصادم کے متعلق مندرجہ ذیل خیالات کا اظہار کیا ہے:۔

"ہمارے لئے ایک بڑا چیلنج:۔

اسلام ہمارے لئے سب سے بڑی رکاوٹ ہے اور غالباً اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے لئے سب سے بڑا چیلنج ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس حلقہ میں اپنی ناطاقتی اور کم مائیگی کے ساتھ جس طرح بھی ہو مسلمانوں میں کام کرنے کے لئے ایک مؤثر طریق کار عمل میں لانا چاہیئے۔ یہ بات ظاہر ہے کہ پرانے گھسے ہوئے طریق ہمیں کبھی کامیابی کا منہ نہیں دیکھنے دیتے۔ اس سلسلہ میں میں اسلام اِن افریقہ پراجیکٹ (ٹیکنیکل) نائیجیریا سے خط و کتابت کر رہا ہوں تا کہ وہاں سے کوئی مشورہ حاصل کیا جا سکے۔ اور اسی طرح ڈاکٹر ڈبلیو۔ اے بجلفیلڈ سے جو بگنس سٹڈی سنٹر پی او بکس ۴۰۴۵ اِبادان

(DR. W. A. Bijlefeld, Pierre Benignus Study Centre P.O. Box 4045, Ibadan)

سے بھی خط و کتابت جاری ہے کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ ریورنڈ جان کریاسلے کو دسمبر میں نیا یا بھیجا جائے اکثر اسلامی ممالک میں عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان ایک وسیع خلیج حائل ہے جس کا پاٹنا بہت ہی دشوار ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہم نے اپنے حلقہ میں اس معاملہ میں کافی سبق سیکھا ہے کہ کون کونسے طریق محض ضیاع وقت ہیں اور کونسے طریق (اگرچہ بدقسمتی سے ان پر بہت ہی خرچ آتا ہے) کارگر ثابت ہوتے ہیں۔ وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ ہم اور بہت سی باتیں بھی سیکھیں گے ہمیں عیسائیت کو ان میں پیش کرنے کے لئے کوئی ایسا طریق اختیار کرنا پڑے گا جس سے انہیں یہ محسوس ہو سکے کہ کوئی ایسی چیز پیش کی جا رہی ہے جس کا ان کی زندگی کے روزمرہ حالات سے گہرا تعلق ہے اور یہی بات ہے جس کی طرف ہم نے semester کے دوران زیادہ توجہ دی تھی ہم نے ان کو کوئی ایسی بات پیش کرنے کی کوشش نہیں کی جسے وہ مغائرت کی نظر سے دیکھیں۔

یہ بات بھی ظاہر ہے کہ یہ کام افریقنوں کے لئے کیا جاتا ہے اس افریقنوں کو تاکنا چاہیئے۔ اسلام مغربی افریقہ کا کوئی مقامی مذہب نہیں ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ یہاں کے اسلام نے جو رنگ اختیار کیا ہے وہ غیر رسمی ہے لیکن جہاں تک عیسائیت کا تعلق ہے اس نے اپنے آپ کو ڈھالنے کی قطعاً کوئی کوشش نہیں کی۔ بے شک عیسائیت افریقہ میں سمندر پار سے آئی لیکن اب اسے مقامی بن جانا چاہیئے اور ہرگز ہرگز بیرونی نہیں رہنا چاہیئے۔ یہ کام یورپین تو قطعاً نہیں کر سکتے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ کوشش کریں کہ وہ ایمان یعنی عیسائیت کے مذہب کو یہاں کے مقامی رنگ میں بدل لیں لیکن اب ایک وقت ایسا بھی آئیگا کہ محض اسے دور دراز چلا کر یہ نہیں کہہ سکتے افریقنوں کو ہی افریقی عیسائیت تیار کرنی پڑے گی۔ اور جو لوگ با اختیار کہے جاتے ہیں ان کو اس بات سے ہرگز متردد نہ ہونا چاہیئے کہ بعض غیر معمولی باتیں بھی اس سلسلہ میں پیش آئیں گی۔ اس بات پر تو ضرور نظر رکھنی چاہیئے کہ عقائد تو بالکل وہی ہیں لیکن ان کے اظہار کو بورپین طریق کے ساتھ باندھ دینا چاہیئے اور یہ بات ان طریقوں کے تعلق میں بھی جا رہی ہے جو عبادت سے تعلق رکھتے ہیں"۔

(بیکن صفحہ ۷)

آج سے ستر سال قبل افریقہ میں کام کرنیوالے عیسائی پادری بڑی کرانی کامیابی پر اسقدر نازاں تھا کہ وہ بار بار اور بآواز بلند اس بات کا اعلان کرتے تھے کہ اسلام کے اب گنتی ہی کے چند روز باقی ہیں اور عنقریب عیسائیت افریقہ کے ... باشندوں کے دلوں پر قبضہ کریگی۔ اس وقت عیسائیوں کا یہ خیال تھا کہ اسلام صرف سیاست ہی کے بل بوتے پر ترقی کر سکتا ہے اور چونکہ مسلمانوں کو نہ صرف یہ کہ اب سیاسی طاقت حاصل نہیں ہے بلکہ آئندہ بھی مستقبل قریب میں اس طاقت کے حاصل ہو سکنے کا کوئی امکان نہیں ہے اس لئے اسلام کو نابود کر دینا اور مسلمانوں کو عیسائی بنا لینا کسی طرح بھی مشکل ثابت نہ ہو گا۔

سندرستان میں عیسائیت اور اسلام کے تصادم کا ذکر کرتے ہوئے ہنری ہیرونے نے دنیا کے باقی ملکوں میں بھی عیسائیت کی ترقی کا بڑا بول بولا تھا۔ تقریر کا اقتباس درج ذیل ہے۔ یہ لیکچر ۱۸۹۷ء میں شائع ہو کر دنیا کے مختلف حصوں میں پھیلائے گئے تھے اس اقتباس سے عیسائیوں کے عزائم کا خوب پتہ چلتا ہے اور یہ بات بھی اظہر من الشمس ہے کہ مسلمان اس وقت کیسے

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل کی آنکھ کا اپریشن کامیاب رہا

(از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ)

قادیان ۴ اکتوبر۔ سال بھر سے زیادہ عرصہ سے محترم مولانا عبدالرحمٰن صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی بائیں آنکھ میں موتیا اتر رہا تھا۔ اب وہ پختہ ہو چکا تھا۔ چنانچہ مورخہ ۹ ستمبر کو میں محترم مولوی صاحب کو لے کر امرتسر کے آنکھوں کے ہسپتال میں معائنہ کے لئے لے گیا۔ ڈاکٹر مان سنگھ آف آپتھلمالوجی نے معائنہ کے بعد بتایا کہ آپ اپریشن کے لئے تیار رہیں جب چاہیں مریض کو لے آئیں۔ محترم مولوی صاحب نے واپس آکر چند دن میں تیاری اور دفتری امور کو سمیٹ کر ۲۴ ستمبر کو جانے کا پروگرام بنایا۔ اس روز میں مولوی صاحب کے ساتھ پھر امرتسر گیا اور مولوی صاحب کا ہسپتال میں پرائیویٹ روم میں داخلہ کرا لیا گیا۔ پہلے پروگرام کے مطابق ۲۷ ستمبر کو اپریشن ہو جانا تھا لیکن پیشاب ٹیسٹ سے معلوم ہوا کہ ۵% شکر آ رہی ہے۔ بلڈ شوگر بھی خاصی مقدار میں نکلی۔ چنانچہ دو دن انسولین کے ٹیکے دیئے گئے اور شوگر بند ہو جانے پر ۲۹ ستمبر بروز جمعرات موتیا بند کا اپریشن کیا گیا جو خدا کے فضل سے کامیاب رہا۔ عام طور پر ساتویں روز ہسپتال سے ڈسچارج کر دیتے ہیں اس طرح کل پرسوں بعد حضرت مولوی صاحب محترم ہسپتال سے ڈسچارج ہو کر قادیان تشریف لے آئیں گے۔

میں انشاء اللہ خود جا کر لانے کا ارادہ رکھتا ہوں اور ساتھ ہی آئندہ

(باقی صفحہ ۲ پر)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ربوہ میں حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کی وفات

ہفتہ زیر اشاعت ربوہ سے یہ افسوسناک اطلاع ملی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیمی صحابی اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دیرینہ قلمی رفیق کار و معاون سلسلہ کے نامور صحافی اور شاعر حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل بتاریخ ۲۷ ستمبر ۱۹۶۶ء ربوہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں اہل ربوہ کثیر تعداد میں شریک ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جنازہ کو کندھا بھی دیا۔ حضرت قاضی صاحب کو مقبرہ بہشتی ربوہ میں صحابہؓ کے قطعہ خاص میں سپرد خاک کیا گیا اور قبر پر حضور ہی نے دعا کرائی۔

حضرت قاضی اکمل صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان خوش قسمت صحابہ کرام میں سے تھے جنہیں حضور علیہ السلام کے مبارک زمانہ میں اور حضور کے وصال کے بعد بھی ایک لمبا عرصہ تک قلمی میدان میں نامور صحافی و شاعر اور لائق مصنف کی حیثیت سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی گراں بہا خدمات سرانجام دینے کی سعادت ملی۔

حضرت قاضی صاحب رضی اللہ عنہ کو یہ خصوصیت بھی حاصل تھی کہ آپ کے والد ماجد حضرت مولوی امام الدین صاحب آف گولیکی (ضلع گجرات) بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیمی صحابہ میں سے تھے ۱۸۹۵ء میں قادیان حاضر ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی۔ اسی سال حضرت قاضی صاحب نے بھی گولیکی سے بذریعہ خط حضور علیہ السلام سے بیعت کا شرف حاصل کیا اور دو سال بعد ۱۸۹۷ء میں بعمر سولہ سال قادیان حاضر ہو کر دستی بیعت سے بھی مشرف ہوئے۔ اس طرح باپ بیٹا دونوں کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

۱۹۰۷ء میں گولیکی سے ہجرت کر کے قادیان آکر آباد ہو گئے۔ قادیان میں ان دنوں اخبار بدر شائع ہوتا تھا حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ اس کے ایڈیٹر تھے حضرت قاضی اکمل صاحب رضی اللہ عنہ نے سلسلہ کی قلمی خدمات کا آغاز اخبار بدر میں نائب ایڈیٹر کی حیثیت سے کیا۔ اور ساتھ کے ساتھ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت پر مشتمل کتابیں تصنیف کرنے کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ آپ شعر گوئی کا ملکہ بھی رکھتے چنانچہ نہایت ایمان افروز دینی نظمیں بڑے ہی دلنشین پیرایہ میں کہتے جو جماعت میں بے حد مقبول ہوئیں۔

۱۹۱۳ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اخبار الفضل جاری فرمایا تو آپ نے حضور کے دست راست کے طور پر اس پرچہ کو کامیاب بنانے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ چنانچہ ایک موقعہ پر حضور رضی اللہ عنہ نے قاضی صاحب کی ان خدمات کا بڑے ہی کریمانہ اور مشفقانہ انداز میں ذکر فرمایا۔

الفضل میں نمایاں کام کرنے کے علاوہ آپ ۱۹۱۴ء سے ۱۹۲۲ء تک رسالہ تشحیذ الاذہان کے بھی ایڈیٹر رہے۔ اور جب ۱۹۲۲ء میں اس رسالہ کو ریویو آف ریلیجنز میں مدغم کر دیا گیا تو آپ ریویو کی ادارت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ اسی طرح ایک لمبا عرصہ تک آپ نے خواتین کے رسالہ مصباح کی ادارت کے فرائض بھی انجام دیئے۔

۱۹۳۹ء میں آپ صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت سے ریٹائر ہوئے۔ ریٹائر ہونے کے بعد تقسیم ملک تک آپ قادیان میں قیام پذیر رہ کر نوجوانوں میں مضمون نویسی کا شوق اجاگر کرتے رہے۔ بہت سے قابل نوجوانوں کو صاحب قلم بنانے میں آپ کا حصہ بہت نمایاں ہے۔
تقسیم ملک کے بعد پہلے لاہور میں مقیم رہے بعدہٗ ۱۹۵۶ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد کی تعمیل میں ربوہ میں اپنے بیٹے مکرم جنید ہاشمی صاحب کے پاس سکونت اختیار کی۔

۱۹۵۲ء میں جب قادیان سے صدر انجمن احمدیہ نے ایک ہفتہ وار اخبار جاری کرنے کا فیصلہ کیا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے پہلے بدر کے نام پر ہی اس نئے اخبار کا نام بھی بدر ہی تجویز فرمایا۔ بدر کے ساتھ اپنے پرانے تعلق کی بناء پر حضرت قاضی صاحب رضی اللہ عنہ کو دورِ درویشی کے بدر قادیان کے ساتھ بھی غیر معمولی اُنس اور محبت رہی۔ اور باوجود پیرانہ سالی اور صحت کی بے حد کمزوری کے گاہے گاہے اپنا منظوم کلام بدر میں اشاعت کے لئے اپنے قلم سے ارسال فرماتے رہے۔

اخبار بدر کا مطالعہ بڑی محبت اور التزام سے فرماتے۔ اگر کبھی کوئی پرچہ تاخیر سے ملتا یا نہ ملتا تو اس کے بارہ میں دریافت فرماتے اور اصل حال معلوم ہونے یا پرچہ مل جانے سے ہی مطمئن ہوتے۔

آپ ان مخصوص بزرگان میں سے تھے جو بدر میں شائع ہونے والے مضامین کے بارہ میں اکثر اوقات حوصلہ افزائی فرماتے اور اپنے قیمتی مشورہ سے مستفید فرماتے۔ راقم الحروف کے ساتھ سلسلہ مراسلت باقاعدہ جاری رکھا اور ہر نوازش نامہ قلبی محبت اور پُر خلوص شفقت سے پُر ہوتا۔

خلافت ثانیہ کے ابتدائی سالوں میں غیر مبایعین کے فتنہ کا مقابلہ کرنے میں محترم قاضی صاحب پیش پیش رہے اور قادیان سے ہجرت کے بعد بھی ہر ایسے موقعہ پر ادارہ بدر کو اپنے مفید مشوروں اور مختصر مگر جامع نگارشات سے نوازتے رہے۔

سلسلہ کے دیگر بزرگان کی طرح حضرت قاضی صاحب رضی اللہ عنہ کو بھی قادیان سے بے حد محبت تھی۔ چنانچہ یہاں سے ہجرت کے بعد آپ کی طبیعت پر اس کا خاص اثر رہا اپنے قلبی تاثرات کا اظہار متعدد بار اپنے اشعار میں فرماتے رہے اور ہر ایسے موقعہ پر اپنے تئیں ہمیشہ مہجور قادیان کے الفاظ سے یاد کرتے۔ قادیان سے گہری محبت اور سچے تعلق کا نتیجہ تھا کہ جملہ خاص مواقع کے مناسب حال اپنا منظوم کلام اخبار بدر کے لئے ارسال فرماتے تھے۔ یوم سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم، یوم مصلح موعودؓ، یوم مسیح موعودؑ، یوم خلافت یا جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جب کہ اخبار بدر کے خاص نمبر شائع کئے جاتے ہیں۔ آپ ضرور ہی شفقت فرماتے۔ چنانچہ اس سال یوم مسیح موعود کی مبارک تقریب کے لئے آپ نے جو قطعات ارسال فرمائے۔ اُن میں دو قطعے اس طرح تھے ؎

(۱)

بیعت اُولیٰ کی منظوری ہوئی
پیش گوئی شان سے پوری ہوئی
قسمتِ حق کی راہیں یکسر کھل گئیں
دُور اُنس کے فضل سے دوری ہوئی

(۲)

ناصرِ اسلام کو منصور کر
یہ دعا یا رب مری منظور کر
احمدیت کو ملے ہر جا فروغ
ذرّے ذرّے کو مثالِ طور کر

(بدر ۲۱/۴/۶۶)

قادیان اور اخبار بدر قادیان کے ساتھ حضرت قاضی صاحب کی دلی محبت اور اُنس اس واقعہ سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ جب گزشتہ سال ستمبر کی جنگ کے باعث قادیان سے اخبار بدر کی ترسیل بھی ممکن نہ رہی تو کم و بیش چھ ماہ کے تعطل کے بعد جب پھر سے ڈاک کا سلسلہ جاری ہوا۔ اور آپؓ کی خدمت میں بدر کا پرچہ پہنچا تو آپ نے اپنے دلی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے حسب ذیل قطعات ارسال فرمائے ؎

مدت ہوئی خبر آئی نہیں اہلِ وطن کی
خوشبو کہیں پائی نہیں گلہائے چمن کی

میرے مولا تیری درگاہ میں دعا ہے درویش
سبھی دلشاد رہیں ہونے نہ پائیں دلریش

ہم تو مہجور رہیں اچھا جو خدا کو منظور
موقعہ خدمتِ دیں کا ملے بیش از بیش

(بدر ۲/۳/۶۶)

حضرت قاضی صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات کے ساتھ جہاں ایک بزرگ صحابی اور بلند پایہ صحافی و شاعر سے جماعت احمدیہ محروم ہو گئی ہے وہاں اخبار بدر قادیان کے لئے آپ کی جدائی نسبتاً زیادہ نمایاں ہے۔ کیونکہ آپ کی پُر شفقت توجہ و دعا

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

قادیان میں جلسہ سالانہ کا انعقاد

بتاریخ ۴ر۵ر۶ر دسمبر ۱۹۶۶ء

امسال قادیان میں جلسہ سالانہ بفضلہ تعالیٰ بتاریخ ۴ر۵ر۶ر دسمبر ۶۶ء منعقد ہوگا۔ احباب اس روحانی اجتماع میں شامل ہونے کی ابھی سے تیاری کریں اور مقررہ تاریخوں پر خود بھی تشریف لائیں اور اپنے زیادہ دیگر دوستوں کو بھی ہمراہ لائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

خطبہ جمعہ

قرآن کریم نے تمام برکات روحانی کو اپنے اندر جمع کیا ہوا ہے

اگر ہم اس کی کامل اتباع کریں اور تقویٰ کی راہوں پر گامزن ہو جائیں تو خدا تعالیٰ کی رحمتوں کے دروازے ہم پر کھل سکتے ہیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۶ر اگست ۱۹۶۶ء

(مرتبہ مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری انچارج صیغہ زود نویسی)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانعام کی یہ آیت پڑھی۔

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ
مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِىْ
بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ
اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا
وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ
يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى
صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ○

(الانعام آیت ۹۳)

اور پھر فرمایا:۔
اللہ تعالیٰ نے

سورۃ انعام کی اس آیت میں

یہ مضمون بیان فرمایا ہے کہ یہ عظیم الشان کتاب جسے ہم نے تجھ پر اُتارا ہے برکات کی جامع ہے اور جو کلام اس سے پہلے تھا اس کو پورا کرنے والی ہے اور ہم نے اِسے اس لئے اُتارا ہے تاکہ تو اس کے ذریعہ سے ام القریٰ عالم کو ہدایت دے اور نہ تا تو ڈرائے مکہ اور عرب کے بسنے والوں کو ان آبادیوں کو جو عرب کے چاروں طرف اکناف عالم تک پھیلی ہوئی ہیں۔ اور جو لوگ پہلے آنے والی موعود باتوں اور بشارتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور ساتھ ہی ان عبادتوں پر قائم ہیں جن پر انہیں ان کے رسولوں نے قائم کیا تھا۔ وہ اپنے تقوے اور ایمانی پختگی کے نتیجہ میں قرآن پر بھی ضرور ایمان لے آئیں گے۔ لیکن اگر وہ ان بشارتوں کو بھول چکے ہوں اور ان کا ایمان ان بشارتوں کے متعلق پختہ نہ ہو۔ اسی طرح وہ شریعت کو قائم کرنے والے نہ ہوں تو ان کو ایمان کی طرف لانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے انذاری طریق استعمال فرمانا ہے گا۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے

قرآن کریم کو مبارک کہا ہے

بعض جگہ قرآن کریم کے متعلق یہ بیان ہوا ہے کہ یہ ایک ایسی کتاب ہے۔ جو تمام ہدایتوں کا مجموعہ ہے۔ لیکن یہاں یہ مضمون بیان ہوا ہے کہ یہ ایک ایسی کتاب ہے جو تمام برکات کی جامع ہے۔ یعنی انہی ہدایتوں پر عمل کرنے کے نتیجہ میں جو برکات انسان کو حاصل ہوتی ہیں اس آیت میں ان کا بیان ہے اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ بیان فرمایا کہ پہلی امتوں کو کامل ہدایت نہ ملی تھی ناقص ہدایت ملی تھی اور وجہ اس کی یہ کہ وہ اپنی روحانی نشوونما میں ابھی ناقص تھے۔ اگر وہ نیک نیتی کے ساتھ اور پوری جدوجہد، محنت اور کوشش کے ساتھ اس ہدایت پر عمل کرتے جو ان کو دی گئی تھی تو اس کے نتیجہ میں جو برکت انہیں حاصل ہوتی۔ وہ اس برکت کے نتیجہ میں بہت کم ہوتی جو قرآن کریم کی ہدایت پر عمل کر کے انسان حاصل کر سکتا ہے کیونکہ قرآن کریم تمام برکات کا مجموعہ ہے۔

اس آیت پر میں نے جب غور کیا

تو اس نتیجہ پر پہنچا کہ اگر یہ قرآن کتابٌ مبارکٌ ہے اور یقیناً قرآن کتابٌ مبارکٌ ہے اور اس نے تمام برکات روحانی کو اپنے اندر جمع کیا ہوا ہے۔ تو پھر منطقاً تین نتیجے نکلتے ہیں:۔

- اوّل یہ کہ اس کتاب کی کامل اتباع کی جائے۔

دوسرے یہ کہ کتاب نے تقوے کی جو باریک راہیں ہمیں بتاتی ہیں ان پر گامزن رہا جائے۔ اور

تیسرے یہ کہ اگر اور جب ہم یہ کریں تب خدا تعالیٰ کی رحمتوں کے دروازے ہم پر کھل سکتے ہیں لیکن اگر ہم ایسا نہ کریں تو باوجود اس کے کہ یہ کتاب تمام برکات روحانی کی جامع ہے۔ ہم اس سے کوئی فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔

میں جب سورۃ الانعام کی تلاوت کر رہا تھا۔ تو مجھے خیال آیا کہ میں اس آیت کے متعلق خطبہ دوں گا۔ میں نے سوچا تو یہ تینوں باتیں میرے ذہن میں آئیں جب میں سورۃ کے آخر میں پہنچا۔

مجھے یہ دیکھ کر لطف آیا

کہ وہ تین باتیں جو اس وقت میرے ذہن میں آئی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانعام کے آخر میں وہی نتیجہ (مبارک سے) وضاحت کے ساتھ نکالا ہے پھر اس پر میرا خیال اس طرف گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تفسیر کے متعلق جو یہ ایک نکتہ بیان کیا ہے کہ قرآن کریم خود اپنا مفسر ہے یعنی قرآن کریم کی بعض آیات

دوسری آیات کی تفسیر

کرتی ہیں۔ اور وہی تفسیر بہتر اور اچھی اور مفید اور سب سے زیادہ صحیح تسلیم کی جا سکتی ہے جو قرآن کریم نے خود بیان فرمائی ہو اگرچہ ہر ایک کا دماغ اتنی پہنچ نہیں رکھتا کہ معلوم کر سکے کہ قرآن کریم کی ایک آیت دوسری آیت کی تفسیر کے خلاف نہیں یا لغت عرب بھی خود اس تفسیر کے خلاف نہیں لیکن بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں اس طرف توجہ دلائی ہے کہ بہترین تفسیر وہ ہے جو قرآن کریم خود بیان کرے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ بھی کہا یا لکھا۔ وہ

قرآن کریم کی ہی تفسیر ہے

یہ علیحدہ بات ہے کہ ہم میں سے بعض بعض چیزوں یا بعض مضامین کے متعلق کچھ پریشان ہوں کہ ہمیں پتہ نہیں چل رہا کہ یہ قرآن کریم کی کس آیت کی تفسیر ہے لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جیسا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ ارشاد فرمایا۔ وہ لاکھوں احادیث جو امت مسلمہ نے بڑی محنت اور جدوجہد سے محفوظ کیں) سب قرآن مجید ہی کی تفسیر ہیں لیکن کم لوگ ہیں جو یہ بتا سکیں کہ کونسا ارشاد کس آیت کی تفسیر ہے۔ جو

بڑے بڑے عالم

ہیں وہ تو جانتے ہیں لیکن ہر کس و ناکس کے بس کی یہ بات نہیں۔

چونکہ یہ اس نکتہ کی بڑی واضح مثال تھی اس لئے میں نے اس کا یہاں ذکر کر دیا ہے۔

تو اس خیال سے کہ میں اس آیت پر خطبہ دوں گا۔ میں نے اس پر غور شروع کیا اور مذکورہ بالا

تین باتیں میرے ذہن میں آئیں

اور وہی تین باتیں مبارکٌ کی تفسیر کرتے ہوئے سورۃ انعام میں ہی آگے چل کر اللہ تعالیٰ نے خود بیان فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ سورۃ انعام آیت ۱۵۶ میں فرماتا ہے وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ یہ کتاب جو میں تم پر نازل کر رہا ہوں۔ یہ تمام برکات کی جامع ہے۔ فَاتَّبِعُوْهُ اس لئے تمہارے لئے یہ ضروری ہے کہ تم اس کی کامل اتباع کرو۔ وَاتَّقُوْا اور تقوے کی جو باریک راہیں یہ تمہیں بتاتی ہے تم ان پر گامزن رہو۔ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ تاکہ اس طرح پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے دروازے تم پر کھولے جائیں پس اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ فرمایا کہ قرآن کریم جامع ہے تمام برکات روحانی کا لیکن کتب سابقہ کے متعلق مبارکٌ کا لفظ استعمال نہ ہو سکتا تھا اور اس طرح ہمیں یہ بتایا کہ پہلی امتیں اپنی پوری جدوجہد اپنے پورے مجاہدہ، اپنی پوری محنت اور اپنی پوری کوشش اور ایثار اور اپنے پورے جذبۂ قربانی کے باوجود اس روحانی مقام رفعت تک نہ پہنچ سکتی تھیں جس مقام رفعت تک تم پہنچ سکتے ہو۔ کیونکہ تمہیں ایک کامل کتاب دی گئی ہے

جس کی اتباع کے نتیجہ میں تم کامل برکات کو حاصل کر سکتے ہو۔ کامل برکات کے حصول کا امکان تمہارے لئے پیدا ہو گیا ہے۔ اتنی ارفع اور اتنی اعلیٰ کتاب کے ملنے کے بعد بھی اگر تم کوتاہی کرو اور اس طرف متوجہ نہ ہو۔ اور خدا تعالیٰ کے شکر گذار بندے بن کر اس کی نعمت سے فائدہ نہ اٹھاؤ تو تمہارے جیسا بدبخت دنیا میں کوئی نہیں ہوگا۔

پس فرمایا کہ یہ کتاب تمام برکات کی جامع ہے اور تمام برکات کا حصول تمہارے لئے ممکن بنا دیا گیا ہے۔ اس لئے اٹھو! اور کوشش کرو اور محنت کرو اور قربانیاں دو اور ایثار دکھاؤ تا کہ تم ان تمام برکات اور فیوض کو حاصل کر سکو۔

دوسرا امر

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے متعلق یہاں یہ بیان فرمایا مصدق الذی بین یدیہ۔ دراصل یہ مبارکٌ کی وجہ بتائی ہے کہ یہ کتاب تمام برکات کی جامع کیوں ہے؟ اس لئے کہ پہلی کتب میں جو بھی صداقتیں پائی جاتی تھیں ان سب کو اس نے اپنے اندر جمع کیا ہوا ہے بلکہ ان سے کچھ زائد بھی ہے۔ اس لئے یہ مبارکٌ ہے۔ ہر وہ برکت جو پہلی کسی کتاب کی ہدایت سے حاصل کی جا سکتی تھی وہ اس کتاب سے بھی حاصل کی جا سکتی ہے کیونکہ وہ ہدایت اور بنیادی صداقت جو اس کے اندر تھی اس میں بھی پائی جاتی ہے لیکن جو زائد چیزیں اس میں ہیں وہ پہلی کتب میں نہیں تھیں اس لئے ان زائد احکام پر عمل کر کے جو برکتیں تم حاصل کر سکتے ہو۔ وہ لوگ جن پر پہلی کتب نازل کی گئی تھیں نہیں حاصل نہیں کر سکتے تھے۔ مصدق الذی بین یدیہ "یہ قرآن پہلی کتب کی تصدیق کرتا ہے"۔ میں جو تصدیق کا ذکر ہے اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ

تصدیق کا ایک طریق

قرآن کریم نے یہ بیان فرمایا ہے مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ "کہ جب بھی ہم کسی پیغام کو منسوخ کریں یا بھلا دیں اس سے بہتر یا اس جیسا پیغام ہم دنیا میں لے آتے ہیں"۔ اس آیت میں تین باتیں بیان ہوئی ہیں:-

ایک یہ کہ پہلی کتب کی بعض باتوں کو بعض ہدایتوں کو قرآن کریم نے منسوخ کر دیا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ یہ اعلان فرماتا ہے کہ میں نے پہلے جو کتاب بھیجی تھی اس کی یہ یہ ہدایتیں منسوخ کی جاتی ہیں تو اس اعلان میں اس کتاب کی تصدیق بھی ہو رہی ہوتی ہے۔ یعنے منسوخ کا اعلان خود تصدیق کر رہا ہوتا ہے اس بات کی کہ وہ ہدایت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی نازل کی گئی تھی جسے اب اللہ تعالیٰ منسوخ کر رہا ہے۔

دوسرے

اس میں یہ بتایا

کہ جو جو بنیادی صداقتیں پہلی کتب میں تھیں وہ تمام کی تمام ہم نے قرآن کریم میں جمع کر دی ہیں۔ مثلھا میں اسی طرف اشارہ ہے مثل اس لئے کہا پہلے مجمل طریق پر یہ صداقتیں بیان ہوئی تھیں اور حکمت بتائے بغیر۔ لیکن اب وہ کامل اور مکمل شکل میں قرآن کریم میں رکھ دی گئی ہیں بالکل وہی نہیں۔ کیونکہ بالکل وہی ہوں تو اس سے قرآن کریم میں نقص لازم آتا ہے لیکن ہیں ویسی ہی مگر زیادہ اچھی شکل میں اور زیادہ تفصیل کے ساتھ۔

بخیر منھا وہ باتیں جن کی پہلی امتیں حامل نہ ہو سکتی تھیں بیان کر دیں اس لئے اس میں وہ ابدی صداقتیں بھی ہیں جو پہلی ہدایتوں کی جگہ آئیں اور ان سے زیادہ خوبصورت شکل میں

اس میں ضمناً یہ بھی بتا دیا کہ چونکہ

پہلی کتب محرف مبدل ہو گئیں

اس لئے مجموعی طور پر ان شریعتوں کو منسوخ کرنا پڑا مجموعی طور پر اس لئے کہ مثلاً موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں اب بھی بعض باتیں اس شکل میں موجود ہیں جس شکل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی تھیں لیکن مجموعی طور پر وہ شریعت انسانی دخل کی وجہ سے اس قدر محرف ہو چکی ہے کہ اس میں وہ برکت، وہ حسن اور اللہ تعالیٰ کا وہ جلوہ نظر نہیں آ رہا ہے جو برکت جو حسن اور جو جلوۂ الٰہی اس میں نزول کے وقت تھا اس وقت قرآن کریم نے اسے منسوخ کر دیا لیکن اس کی بنیادی صداقتوں کو لے لیا۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے

ہمیں ایک اور بات بھی بتائی ہے

وہ یہ کہ ہم انسان کے ذہن سے شریعت کو مٹا کر (کہ وہ اسے بالکل بھول جائے) بھی منسوخ کیا کرتے ہیں۔

اگر قرآن کریم ان نامعلوم شریعتوں کا ذکر (جو نامعلوم تعداد میں دنیا کی طرف بھیجی گئیں اور جن کا اب نام و نشان نہیں) نام لیتا تو ہمارے دماغوں میں بڑی الجھن پیدا ہو جاتی۔ مثلاً اگر کہا جاتا کہ افریقہ میں فلاں نبی پر فلاں شریعت نازل ہوئی حالانکہ نہ دنیا کی تاریخ نے اس نبی کے نام کو محفوظ رکھا ہوتا۔ نہ اس کی شریعت کے نام کو محفوظ رکھا ہوتا۔ اور نہ اس کی کتاب کے کسی حصہ کو محفوظ رکھا ہوتا تو کیسی مشکل پیش آتی؟ تاریخ انسانی ان چیزوں کو بھلا چکی ہے۔ فرمایا کہ بعض شریعتوں کو اور بعض کتب سماوی کو جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے گذری تھیں ہم نے ذہنِ انسانی سے بھلا کر انہیں منسوخ کر دیا ہے۔

خدا تعالیٰ تو علیم ہے

وہ تو نام بھی لے سکتا تھا۔ لیکن اگر وہ ایسا کرتا تو ہمارے لئے پریشانی کا باعث بنتا۔ اس واسطے اس کے رحم نے تقاضا کیا کہ ان کو بھولا رہنے دے اور اس طرح ان کو منسوخ کر دے۔ سو یہ بھی منسوخ کرنے کا ہی ایک طریق ہے۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ شریعت یا اس کا کوئی حصہ منسوخ کیا جائے (کسی اعلان کے نتیجہ میں) یا شریعت کا کوئی حصہ زیادہ اچھی شکل میں قرآن کریم میں نازل کر دیا جائے یا یہ اعلان کر دیا جائے کہ ہم نے نام لئے بغیر بعض شریعتوں کو منسوخ کر دیا ہے۔ ہر سہ صورتوں میں قرآن کریم مصدق بنتا ہے ان سب پہلی شریعتوں کے وہ حصے جو بنیادی صداقتیں تھیں جن میں انسان کی طرف سے کوئی ملاوٹ نہیں کی گئی وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے تھیں۔

یہ ایک معنے مصدق الذی بین یدیہ کے ہیں!

دوسرے معنی اس کے یہ ہیں

کہ قرآن کریم ایک ایسی عظیم الشان کتاب ہے کہ اس کے متعلق دنیا کی ہر شریعت نے پیشگوئی کی تھی اور بشارت دی تھی اور انہی پیشگوئیوں کے مطابق قرآن کریم اپنے وقت پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔

تو فرمایا کہ یہ ایک عظیم کتاب ہے اتنی عظیم الشان کہ کوئی ایسی شریعت دنیا کے کسی خطہ میں نازل نہیں کی گئی جس کے نبی نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم (اور آپ پر نازل ہونے والے قرآن (کتاب عظیم) کی بشارت نہ دی ہو اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو اس طرف متوجہ نہ کیا ہو کہ جس وقت بھی اور جہاں بھی خدا کا برگزیدہ رحمۃ للعالمین کی شکل میں تمہارے سامنے آئے تو اس کو قبول کر لینا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کتاب اسے دی جائے گی وہ میری ہر کتاب (شریعت) سے بہتر اور افضل اور اعلیٰ ہو گی۔ کیونکہ میری ہر پہلی کتاب میں چند برکات ہیں۔ اور جو کتاب اسے دی جائے گی وہ مبارکٌ جامع ہو گی تمام برکات کی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جیسا کہ خود قرآن مجید نے کہا ہے دعا فرمائی اور بشارت بھی دی کہ ایسا نبی جو الکتاب اور الحکمۃ سکھانے والا ہو وہ مبعوث ہو اور مبعوث ہوگا۔

اس کے علاوہ ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے متواتر نبی کے بعد نبی پیدا ہوا اور ان سب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئی فرمائی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام

نے اس گناہ سوز شریعت کی ان الفاظ میں بشارت دی کہ اس کے داہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت ان کے لئے تھی۔ اور اس بشارت کو موسیٰ علیہ السلام نے بارہا دہرایا تاکہ ان کی امت گمراہ نہ ہو جائے۔

پھر یسعیاہ نبی نے حضرت سلیمان علیہ السلام نے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق لوگوں کو بشارت سنائی اور ہوشیار بھی کیا۔ تاکہ جب وہ نبی اکرم (صلے اللہ علیہ وسلم) پیدا ہو تو لوگ ایمان سے محروم نہ ہو جائیں۔

پھر بنی اسرائیل کی شریعت کے علاوہ

جو شریعتیں محفوظ ہیں

یا ان کا کچھ حصہ محفوظ ہے جب ہم ان کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ان میں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آنے کی بشارات موجود ہیں۔ حضرت زرتشت نے بھی آپ کی بشارت دی۔ ہندوؤں کی کتب میں بھی یہ بشارت پائی جاتی ہے اور بعض جگہ تو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ایک فرزند جلیل یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بھی بشارت دی ہے۔

تو قرآن کریم کا چودہ سو سال پہلے یہ دعویٰ کہ وہ مصدق الذی بین یدیہ یعنی پہلی پیشگوئیوں کے مطابق دنیا کی طرف بھیجا گیا ہے۔ خود ایک عظیم صداقت اور اس کی حقانیت پر ایک زبردست دلیل ہے کیونکہ نزولِ قرآن کے وقت بہت سی کتب سماوی ایسی تھیں جن کے متعلق کسی کو کچھ بھی پتہ نہ تھا لیکن اب وہ باتیں ظاہر ہو رہی ہیں اور

چونکہ اب اشاعت کتب کی بہت سی سہولتیں ہو گئی ہیں اس لئے بہت سی چھپی ہوئی اور نا معلوم باتیں ہمارے سامنے آ رہی ہیں۔ اور ہر نئی بات جو ہمارے سامنے آتی ہے، وہ قرآن کریم کی ہی تصدیق کر رہی ہوتی ہے کہ قرآن کریم کا بھیجنے والا یقیناً

اصدق الصادقین ہے

جو بات وہ کہتا ہے سچی ہوتی ہے اس کے متعلق کسی کو کبھی بھی شبہ کرنے کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ علم تو بڑھ رہا ہے۔ اگر کبھی آئندہ کوئی شریعت (جو اس وقت انسان کے سامنے نہیں) انسان کے سامنے آ جائے تو یقیناً اس میں بھی ہم پائیں گے کہ ایک عظیم الشان نبی آنے والا ہے۔

پس فرمایا کہ ....

یہ کتاب جامع ہے تمام برکات کی

اس لئے کہ یہ مصدق الذی بین یدیہ ہے۔ پہلی تمام صداقتوں کی تصدیق کرتی ہے اور پہلی پیشگوئیوں کے مطابق اس کا نزول ہوا ہے۔ ہر نبی کو یہ فکر تھی کہ جو عظیم الشان نبی (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) آنے والا ہے کہیں اس کی اُمت غلطی سے اس کا انکار کر کے خدا تعالیٰ کے غضب اور قہر کا مورد نہ بن جائے اور ان سب انبیاء کو اس چیز سے دلچسپی تھی۔ کیونکہ یہ کتاب (قرآن) ہر قوم کے لئے تھی۔ اس لئے وہ ان سب قوموں کا مشترکہ روحانی مائدہ تھا۔ اور ان سب نبیوں کی قوم نے اس سے فیوض حاصل کرنے تھے اس لئے ان سب کو فکر تھی کہ کہیں ان کی قوم اس ابدی آخری شریعت سے محروم نہ ہو جائے اور موردِ غضب الٰہی نہ بن جائے اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لتنذر ام القریٰ ومن حولھا یعنی تیرے اوپر یہ فضل اس لئے کیا گیا ہے اور یہ کتاب مبارک اس لئے اتاری گئی ہے کہ تا تو نہ صرف مکہ اور اہلِ عرب بلکہ ومن حولھا تمام ان آبادیوں میں رہنے والی اقوام کو ڈرائے جو عرب کے چاروں طرف پھیلی ہوئی تھیں۔

بشارت اور انذار

دونوں ہی پہلو بہ پہلو چلتے ہیں۔ کبھی اللہ تعالیٰ ان دونوں چیزوں کو کھول کر بیان کر دیتا ہے اور کبھی ایک کو بیان کر دیتا ہے اور دوسری انڈرسٹوڈ understood ہوتی ہے۔ یعنی سمجھا جاتا ہے کہ یہ بھی یہاں مذکور ہے

اللہ تعالیٰ نے مذکورہ بالا آیت میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمایا کہ یہ کتاب جو مبارک بھی ہے اور مصدق بھی ہے اس لئے تجھ پر نازل کی گئی ہے کہ تو تمام اقوام عالم کو خدائے واحد و یگانہ اور قادر و توانا کی طرف پکارے اور ان کو دعوت دے کہ اس پاک صحیفہ کو تسلیم کرو جس کے متعلق پیشگوئیاں تمہاری کتاب میں بھی کی گئی تھیں اور اس پر ایمان لاؤ تا کہ تم تمام برکات سے جو اس کی اتباع کے نتیجہ میں تمہیں مل سکتی ہیں لیکن اپنی کتب کی پوری اتباع کے باوجود تمہیں نہیں مل سکیں۔

امّ القریٰ سے یہاں عرب مراد لی ہے اس لئے کہ

ہمارے عام محاورہ میں

بھی جب کبھی ملک کے دار الخلافہ کا نام لیتے ہیں تو اس سے مراد وہاں کی قوم وہاں کی حکومت اور وہاں کے رہنے والے شہری ہوتے ہیں۔ لغوی معنے بھی اس کی تائید کرتے ہیں۔ کیونکہ مفردات راغب میں لکھا ہے کہ مکہ کو امّ القریٰ اس لئے کہتے ہیں کہ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو زمین کو پھیلایا۔ تو اس کا مرکزی نقطہ مکہ تھا اور زمین کا وجود اسی نقطۂ مرکزی کے گرد ظہور پذیر ہوا۔ ہمیں لفظی بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں مجازی طور پر ہم اس کے بڑے اچھے اور صحیح معنے بھی کر سکتے ہیں۔ اور وہی ہم کرنے چاہتے ہیں۔ بہر حال یہ تخیل پہلے سے موجود تھا کہ

مکہ دنیا کیلئے ایک مرکزی نقطہ ہے

اور میں سمجھتا ہوں کہ امّ القریٰ کے لفظ سے اللہ تعالیٰ ہمیں یہ بتانا چاہتا ہے کہ ہم نے مکہ کو دنیا کے لئے مرکزی نقطہ بنا دیا ہے اس لئے کہ اُمّ کے معنی ہیں وہ چیز جو دوسری چیز کے لئے بطور اصل کے ہو۔ اس کے وجود، اس کی ابتداء، اس کی تربیت اور اس کی اصلاح کے لئے۔

تو فرمایا کہ امّ القریٰ یعنے مکہ کو دنیا کی اصلاح اور تربیت کے لئے ہم مرکزی نقطہ بنا رہے ہیں۔ اس لئے اے رسول! اٹھ اور اُن لوگوں کو تیار کر تا کہ وہ دنیا میں پھیلیں اور خدائے واحد کی تبلیغ کریں اور اس کے نام کا جھنڈا بلند کریں اور قرآن کریم کے نور سے دنیا کو منور کرنے کی کوشش کریں۔ لتنذر امّ القریٰ پہلے عرب کو تیار کرو اور وہاں استقلال پیدا کرو۔ ومن حولھا پھر یہ باہر نکلیں گے اور ایک دنیا کے معلم اور رہبر

بن گئے۔

تاریخ کے ورق اُلٹتے چلے جائیں اُمت مسلمہ کی تاریخ لتنذر امّ القریٰ ومن حولھا کی کھلی تفسیر ہے

اس کے بعد

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

والذین یؤمنون بالاٰخرۃ یؤمنون بہ وھم علیٰ صلاتھم یحافظون ۔

کہ اگرچہ تمام انبیاء سابقین اور کتب سابقہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے نزول کی پیشگوئی کی ہے۔ لیکن اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ تمام اقوام عالم آسانی کے ساتھ قرآن کریم پر ایمان لے آئیں گی کیونکہ ان اقوام میں سے وہی لوگ ایمان لائیں گے۔ یؤمنون بالاٰخرۃ جو ان موعودہ پیشگوئیوں پر پختہ ایمان رکھتے ہیں، اور پختہ ایمان اس شخص کا ہوتا ہے جو (اوّل) ان پیشگوئیوں کو بھول نہیں جاتا۔ دیکھو ہماری اُمت مسلمہ کو بھی بہت سی پیشگوئیاں سنائی گئیں لیکن

ہم میں سے کتنے ہیں

جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اُن پیشگوئیوں کو یاد رکھتے ہیں! اور کتنے ہیں جن کے ذہنوں میں پیشگوئیاں مستحضر رہتی ہیں؟ بہت ہی کم ہیں!! فرمایا وہ لوگ یؤمنون بالاٰخرۃ ان پیشگوئیوں پر پختہ ایمان رکھتے ہیں یعنی انہیں بھولے ہوئے نہیں۔

(دوم) وہ ان پیشگوئیوں کو سچی پیشگوئیاں سمجھتے ہیں اور ایمان لاتے ہیں ان کو جھوٹا نہیں قرار دیتے جیسے کہ آج کل بعض لوگ جب تنگ آ جاتے ہیں اور ان سے کوئی جواب نہیں بن آتا۔ تو کہہ دیتے ہیں کہ مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق جتنی پیشگوئیاں حدیث وغیرہ میں ہیں وہ سب جھوٹی ہیں۔ ایسی کوئی پیشگوئی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں کی۔ جس شخص کا ایسا خیال ہو وہ پیشگوئی سے فائدہ بھی نہیں اٹھا سکتا۔

(سوم) وہ ان کی غلط تاویلیں نہیں کرتے۔ یہ بھی

پختہ ایمان کا طبعی اور لازمی نتیجہ ہے

بعض لوگ غلط تاویلیں کرنی شروع کر دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ برکات سے محروم ہو جاتے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ ان پیشگوئیوں کو جو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے متعلق پہلی تمام کتب سماویہ نے دی تھیں۔ بھلائے ہوئے نہیں۔ بلکہ ان کو اپنے ذہنوں میں مستحضر رکھتے ہیں۔ ان کی غلط تاویلیں نہیں کرتے ان کو پختہ یقین ہے کہ یہ خدا کی بات ہے اور ضرور پوری ہو کر رہے گی اور اس کے ساتھ ہی وھم علیٰ صلاتھم یحافظون وہ اپنی شریعت کے مطابق جو ہم نے ان پر نازل کی دعا اور عبادت میں لگے ہوئے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ کسی نیکی اور ثواب کا حصول خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے۔ اس لئے

ہر وقت دعائیں لگے ہوئے ہیں

عبادت کر رہے ہیں۔ اور اپنی شریعت کو حتی المقدور قائم کئے ہوئے ہیں۔ یہی لوگ ہیں یؤمنون بہ جو قرآن کریم پر ایمان لانے کی توفیق پائیں گے۔

جو شخص قرآن کریم پر ایمان نہیں لاتا خدا تعالیٰ اُسے موردِ الزام ٹھہراتا ہے کہ تم وہ لوگ ہو جو خود اپنی شریعت کے مطابق نہ دعا کرتے ہو اور نہ ہی عبادت کرتے ہو۔ اور نہ ہی شریعت کے دوسرے احکام بجا لاتے ہو اور نہ ہی اپنی شریعت کی حفاظت کرتے ہو۔ بلکہ جو پیشگوئیاں اور بشارتیں تمہیں ملی تھیں تم ان کا انکار کر رہے ہو۔ یا ان کی غلط تاویلیں کر رہے ہو۔ تو تم

خدا تعالیٰ کے فضل کو کیسے کھینچ سکتے ہو

تم نے اس شریعت کی قدر نہیں کی جو تم پر نازل کی گئی تو تم اس شریعت پر کیسے ایمان لا سکتے ہو۔ جو تمہاری قوم سے باہر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی یا تمہاری قوم میں سے ایک ایسے شخص پر نازل کی گئی جو تمہارے خیال میں خدا تعالیٰ کے نزدیک اس قدر کے قابل نہ تھا جو قدر اس کی کی گئی۔ اور تمہارے خیال میں یہ کتاب اس شخص پر نازل ہونی چاہیئے تھی جس کے متعلق تم فیصلہ دیتے کہ وہ قوم میں بڑا دیانتدار اور ہر لحاظ سے اس قابل تھا کہ خدا کا کلام اس پر نازل ہوتا!

تو تمام اقوام عالم پر الزام دھرتے ہوئے فرمایا کہ تمہارا قرآن کریم سے انکار کرنا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ قرآن کریم میں کوئی نقص ہے یا قرآن کریم ان خوبیوں کا مجموعہ نہیں جن خوبیوں کا مجموعہ خدا تعالیٰ اسے قرار دیتا ہے یا وہ مصدق نہیں اور تمہاری کتب کی پیشگوئیوں کے مطابق نہیں آیا نہیں، بلکہ اصل وجہ یہ ہے کہ جو شریعت تم پر نازل کی گئی تھی تم

ہو ان کے پابند نہیں تھے۔ اور نہ اس پر عمل کرتے تھے۔

نہ دعا کرو۔ نہ عبادتیں بجالاؤ۔ نہ شریعت کے دوسرے احکام پر عمل کرو نہ ان پیشگوئیوں کو سچا سمجھو جو اللہ تعالیٰ نے خود تمہاری مسلّمہ کتابوں میں نازل فرمائی ہیں۔ تو تم کیسے برکات قرآنی سے فائدہ حاصل کر سکتے ہو۔

پس فرمایا کہ اگرچہ یہ (قرآن)

مبارک اور مصدق ہے

لیکن اس پر ایمان وہی لائے گا جو اپنی کتاب کی پیشگوئیوں پر پختہ ایمان رکھتا ہو اور اپنی شریعت کو قائم کرنے والا ہو دعا کرنے والا اور عبادت گذار ہو اور جو ان تقویٰ کی راہوں پر چلنے والا ہو جو اسکے لئے کھولی گئی تھیں۔ مگر اگر وہ اپنے زمانہ کی ذمہ داریاں نہیں نبھا سکا۔ تو وہ ذمہ داریاں جو سارے زمانوں سے تعلق رکھتی ہیں وہ کیسے نبھا سکے گا" سارے زمانہ کی ذمہ داریاں" اس لئے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہر زمانہ اور ہر قوم کے لئے ہیں۔ پس وہ شخص جو اپنی قوم کی ذمہ داریاں نہیں نبھا سکا تو وہ ذمہ داریاں جو ساری اقوام کی ہیں وہ کیسے نبھا سکے گا۔ اس لئے وہ قرآن کریم کی برکات سے محروم رہ جائے گا۔

اس میں امت مسلمہ کو

اس طرف متوجہ کیا گیا ہے

کہ وہ پیشگوئیاں جو قرآن کریم یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال میں پائی جاتی ہیں۔ بشارتوں کے رنگ میں ہوں یا انذار کے رنگ میں۔ ان سب کو ماننا ضروری ہے۔ فرمایا کہ اگر تم لوگ ان پر پختہ یقین نہیں رکھو گے۔ انہیں بھول جاؤ۔ ان کی تاویلیں کرنے لگ جاؤ گے۔ کہو گے کہ یہ تو احادیث میں غیر ثقہ لوگوں نے ملادی ہیں۔ اور جب وہ واقع ہو جائیں گی تب بھی تمہیں سمجھ نہ آئے گی کہ غیر ثقہ لوگوں نے زمین و آسمان کی تاریں کیسے ملادیں اور ان کا وقوعہ کیسے ہوگیا تو یقیناً تم بھی قرآنی برکات سے محروم رہ جاؤ گے۔

پھر اگر تم

قرآن کریم کی بیان کردہ عبادات

بجا نہ لاؤ گے۔ قرآن کریم کے طریق کے مطابق دعاؤں میں مشغول نہیں رہو گے قرآن کریم کی شریعت کو اپنا لائحہ عمل اور دستور قرار نہیں دو گے تو تم کبھی ان برکات سے فائدہ حاصل نہیں کر سکو گے

جن برکات کا تعلق ان لوگوں سے ہے۔ جو پختہ ایمان رکھتے ہیں۔ دعا کرنے والے ہیں۔ عبادت میں مشغول رہنے والے ہیں۔ اور جو شریعت کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے والے ہیں۔ پس اگر تم کتاب مبارک اور احکام شریعت کو ٹھکرا دو گے اور پیٹھ کے پیچھے پھینک دو گے تو باوجود اس کے کہ تم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والے ہو گے۔ خدا کے غضب اور قہر کے مورد بن جاؤ گے

اللہ تعالیٰ ہمیں اسبات کی توفیق بخشے

کہ ہم قرآن کریم کی (جو تمام برکات کا جامع ہے) ساری کی ساری برکات سے فیض پانے والے ہوں۔ اور یہ محض اس کے فضل سے ہی ہوگا نہ کہ ہماری کسی خوبی کے نتیجہ میں۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ جہاں ہم نے محض اس کی توفیق سے مسیح موعود علیہ السلام کو پہچانا ہے۔ قرآن کریم اور احادیث نبویہ کی دیگر پیشگوئیوں کو بھی ہم اور ہماری نسلیں پہچان سکیں اور ان کی معرفت حاصل کر سکیں اور ان پر ایمان لا سکیں تاکہ نہ ہم اور نہ ہماری نسلوں میں سے کوئی نسل ان برکات سے محروم رہے جن برکات کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانعام کی اس آیۃ میں کیا ہے۔ اللّٰھم اٰمین۔

(الفضل مورخہ ۹/۶۶ (۲۱

اِعلانِ نکاح

خاکسار کے ماموں سید احمد رضی اللہ صاحب انسپکٹر سنٹرل ایکسائز کی بڑی لڑکی سیدہ آمنۃ الہادی کا نکاح خاکسار کے چچا زاد بھائی عزیزم سید عبد اللہ رسم کے ساتھ مورخہ ۲۴ ستمبر بروز دو شنبہ بعد نماز عصر تین ہزار (۳۰۰۰) روپیہ حق مہر پر مکرم جناب مولوی سید محمد احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ سونگھڑہ سابق امیر پراونشل صوبہ اڑیسہ نے نکاح کا اعلان فرمایا۔ احباب اس رشتہ کی بابرکت کے لئے دعا کریں۔

خاکسار

سید فضل عمر کٹکی

خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ بمقام رسول پور (اڑیسہ)

جب یہ باتیں ہماری جماعت کے قلوب میں راسخ ہو جائیں

(حضرت المصلح الموعودؓ)

وقف جدید کی مالی قربانیوں میں حصہ نہ لینے والے ایسے احباب جماعت میں اب بھی پائے جاتے ہیں جنہوں نے اس تحریک میں حصہ نہیں لیا یا لیا بھی ہے تو وہ اپنی حیثیت سے بہت ہی کم ایسے ہی لوگوں کے متعلق سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

"یہ عارضی چیزیں نہیں بلکہ مستقل چیزیں ہیں اور دوستوں کا فرض ہے کہ جبر سے نہیں بلکہ پیار محبت سے سمجھا کر دلائل دے کر لوگوں کو قائل کریں جب یہ باتیں ہماری جماعت کے قلوب میں راسخ ہو جائیں گی۔ تو جب احمدیت کو بادشاہتیں ملیں گی۔ اس وقت کے بادشاہ بادشاہ بن کر نہیں بلکہ خادم بن کر حکومت کریں گے اور جہاں جائیں گے لوگ کہیں گے کہ یہ ہمیں اٹھانے آئے ہیں ....

جن لوگوں نے گذشتہ سالوں میں کوتاہیاں کی ہیں۔ انہیں بھی اس طرف لانے کی کوشش کریں تا اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔ اسلام اور احمدیت کی ترقی کے راستہ میں جو مشکلات حائل ہیں وہ دور ہو جائیں۔ اور خدا اور اس کے رسول کا جلال دنیا میں ظاہر ہو۔ آمین"

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

بقایا داران اخبار بدر

اخبار بدر کے بقایا داران احباب کی خدمت میں التماس کی جاتی ہے کہ وہ اپنا بقایا چندہ فوری طور پر ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ ان کی خدمت میں دفتر کی طرف سے متعدد خطوط تحریر کئے جا چکے ہیں۔

ایسے احباب جن کا چندہ ایک مدت سے ختم ہو چکا ہے خود ہی غور فرمائیں کہ چندہ نہ بھیج کر اور اخبار بھی جاری رکھ کر وہ صرف سلسلہ کے اخبار کو ہی نقصان نہیں پہنچا رہے بلکہ اس میں ان کا اپنا نقصان ہے۔ کیونکہ سلسلہ کا نقصان ہر احمدی کا نقصان تصور کیا جائے گا۔ اور یہ بات بھی قابل غور ہے۔ کہ اگر احباب سال سال دو دو سال تک چندہ ارسال نہ کریں تو یہ مرکزی اخبار کیسے اپنے پاؤں پر کھڑا رہ سکتا ہے۔ اور اس کی اشاعت میں کیسے اضافہ ہو سکتا ہے۔

اس لئے ایسے احباب جن کا چندہ بدر ایک مدت سے ختم ہو چکا ہے۔ مؤدبانہ التماس کی جاتی ہے کہ وہ اپنی اولین فرصت میں چندہ ارسال کر کے دفتر بدر کو اس کی اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ ایک ماہ کے انتظار کے بعد فہرست بقایا داران اخبار بدر میں بھی شائع کر دی جائے گی

مینیجر اخبار بدر قادیان

باعثِ عبرت

ایک متوفی کا وفات نامہ

اور

ذاتی تجربہ کی بناء پر تمباکو نوشی کے ہولناک نتائج سے انتباہ!

مارک واٹرز آف ہونولولو

تجربہ اور مشاہدہ بتاتا ہے کہ جس بِل یا سوراخ میں سانپ ہو۔ انسان جان بوجھ کر اس میں ہاتھ نہیں ڈالتا — جس جنگل میں شیر رہتا ہو اُس میں انسان حفاظت کے خاطر خواہ انتظام کے بغیر بے دھڑک جانے کی جرأت نہیں کرتا — جب کھانے میں زہر ملا ہوا ہو۔ اُسے زبان پر رکھنا تو درکنار انسان اُسے چھونے کے لئے بھی تیار نہیں ہوتا — کیوں؟ اس لئے کہ جان ہر انسان کو عزیز ہوتی ہے۔ کوئی نہیں چاہتا کہ خواہ مخواہ اپنے آپ کو ہلاکت کے مُنہ میں دھکیلے لیکن اس عجائب خانہ دُنیا میں ایک زہر ایسا بھی ہے جسے لاکھوں ہی نہیں کروڑوں انسان بے دھڑک پیتے چلے جاتے ہیں اور اُنہیں احساس تک نہیں ہوتا کہ وہ زہر پی رہے ہیں۔ اور جو بالآخر اُن کے لئے جان لیوا ثابت ہو سکتا ہے۔ ایسا وہ اس لئے کرتے ہیں کہ یہ زہر بہت آہستہ آہستہ اثر کرتا ہے جب وہ اسے پی رہے ہوتے ہیں تو اس اثر سے بالکل بے خبر ہوتے ہیں۔ کہ وہ خود اپنے ہاتھ سے رگِ حیات کاٹ رہے ہیں یہ ایک کونسا زہر ہے۔ جسے لوگ کمال بے خوفی سے پیتے چلے جاتے ہیں۔ اور اس کے عواقب سے یکسر بے خبر ہوتے ہیں — یہ زہر ہے تمباکو یا سگریٹ نوشی!

پھیپھڑے کا سرطان

تمباکو نوشی سگریٹوں کی شکل میں مغرب میں جس قدر عام ہے اور اس کے نتیجہ میں وہاں جو نئی نئی بیماریاں سر اُٹھا رہی ہیں۔ اور شرح اموات میں جس سُرعت سے اضافہ ہو رہا ہے اس پر مغربی ممالک میں آجکل بہت کچھ لکھا جا رہا ہے اور بڑی سر توڑ کوشش کی جا رہی ہے کہ لوگ کسی نہ کسی طرح سگریٹ نوشی ترک کر دیں۔ اور اگر وہ لوگ جو پہلے سے اس کے عادی ہیں۔ اسے ترک نہ کر سکیں تو کم از کم نئی پود کو تو اس جنگل میں پھنسنے سے بچایا جائے۔ امریکن کینسر سوسائٹی کے سینئر وائس پریذیڈنٹ ہیرلڈ ایس ڈیہل نے لکھا ہے کہ پھیپھڑے کے سرطان کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ یہ مہلک مرض وبائی امراض کی طرح بڑی سُرعت سے پھیلتا جا رہا ہے اور جو لوگ ہر سال اس میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ان کی تعداد روز بروز نہایت خوفناک طریق پر بڑھتی جا رہی ہے۔ موجودہ دور میں پھیپھڑے کے سرطان کی وجہ سے مرنے والوں کی تعداد آج سے ایک نسل پہلے مرنے والوں کی نسبت دس گنا بڑھ چکی ہے۔ اندازہ ہے کہ پھیپھڑے کے سرطان کی وجہ سے ہر سال پچاس ہزار اموات ہوتی ہیں۔

مسٹر ہیرلڈ ڈیہل کا کہنا ہے کہ سگریٹ نوشی کی وجہ سے ہونے والی اموات کے اس انتہائی دلدوز قومی المیہ کے علاوہ اس کے نتیجہ میں اور اور کئی لحاظ سے بھی لوگوں کی زندگی اجیرن ہوتی جا رہی ہے اور وہ یہ کہ مختلف امراض کی شدت اور ان میں وسعت کی کیفیت بڑھتی جا رہی ہے ان کے اندازہ کے مطابق دیگر بواعث کے علاوہ محض سگریٹ نوشی کی وجہ سے ہی ہر سال تین لاکھ افراد شریانوں کے مختلف عوارض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ دس لاکھ افراد کو شدید قسم کی پُرانی کھانسی یا پھیپھڑوں میں ضرورت سے زیادہ ہوا بھرنے کا مرض لاحق ہو کر اُن کی زندگی کو تلخ بنا دیتا ہے اور تقریباً اتنی ہی تعداد ان مریضوں کی ہوتی ہے۔ جو معدہ میں پھوڑا نکل آنے کے باعث نہایت تکلیف میں زندگی گذار رہے ہوتے ہیں۔

وفات سے چند روز پہلے

انگریزی کے مشہور ماہنامہ "ریڈرز ڈائجسٹ" کے اگست ۱۹۶۶ء کے شمارہ میں "ہونولولو سٹار بلیٹن" کے رپورٹر مارک واٹرز کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جو اس نے اپنی وفات سے چند روز پہلے لکھا تھا۔ اسے اخبار میں اشاعت میں ارسال کرتے ہوئے ایڈیٹر کے نام ایک خط میں اس نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ اسے اس کے اپنے "وفات نامہ" کے طور پر شائع کیا جائے۔ دراصل وہ پھیپھڑوں کے سرطان میں مبتلا ہو کر زندگی اور موت کی کشمکش سے دو چار تھا۔ ڈاکٹر اس یقینی رائے کا اظہار کر چکے تھے کہ وہ چند یوم کے اندر اندر مر جائے گا۔ چنانچہ اس نے دوسروں کو سگریٹ نوشی کے انتہائی مہلک اثرات سے خبردار کرنے کے لئے اپنی زندگی کی یہ آخری تحریر سپردِ قلم کی اور اس کا عنوان اس نے "میرا وفات نامہ" تجویز کیا۔ ۲۷ جنوری ۱۹۶۶ء کو اس نے اپنا یہ "وفات نامہ" لکھا۔ اس کے چار روز بعد اس نے اس میں آخری اصلاح کر کے اسے اپنے اخبار کو بھجوایا۔ اس سے اگلے ہی روز یعنی یکم فروری ۱۹۶۶ء کو وہ کوئینز ہاسپٹل ہونولولو میں فوت ہو گیا۔ چونکہ اس نے یہ تحریر لکھی ہی اس لئے تھی کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اسے پڑھیں اور اس سے متاثر ہو کر سگریٹ نوشی ترک کر دیں۔ لہٰذا افادۂ عام کی غرض سے اس کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے اس نے اپنے "وفات نامہ" میں لکھا:۔

اپنے قاتل سے تعارف

"— میری موت کا باعث سگریٹ ہیں۔ اپنے اس قاتل سے میں چودہ سال کی عمر میں متعارف ہوا جبکہ میں نے اپنے والد کے سگریٹوں میں سے روزانہ کئی کئی سگریٹ چُرا کر پینے شروع کئے۔ ابتداء میں کش لگانے سے کچھ متلی سی ہوئی۔ لیکن مسلسل پینے سے یہ کیفیت جاتی رہی۔

میں امریکہ کی ریاست آئیووا کے شہر "ڈیون پورٹ" میں ۲ جون ۱۹۰۹ء کو پیدا ہوا۔ جب سولہ سال کا تھا۔ تو ہمارا گھر بالٹی مور میں منتقل ہو گیا۔ یہ شہر مجھے بہت پسند تھا۔ چنانچہ اسے ہی میں نے اپنا وطن بنا لیا۔ اس وقت تک سگریٹوں کا حاصل کرنا میرے لئے چنداں مشکل نہ تھا۔ سکول کی تعلیم سے فراغت کے بعد نئی نئی قسم کے سگریٹ خریدنے کی خاطر میں نے گھٹیا گھٹیا ملازمتیں اختیار کرنے میں کبھی کوئی عار محسوس نہ کی۔ چنانچہ ان ایام میں میں انواع و اقسام کی سگریٹیں پیتا اور ان کا تجربہ کرتا رہا۔ اب مجھے یاد بھی نہیں کہ انواع و اقسام کے ان سگریٹوں سے مجھے کیا لطف حاصل ہوتا تھا۔

۱۹۲۸ء میں آنے والے اقتصادی بحران نے اپنا اثر دکھانا شروع کیا۔ مالی تنگی کی وجہ سے میرے والد نے سگریٹوں کو گننا اور ان کی تعداد کو نگاہ میں رکھنا شروع کر دیا۔ ان حالات میں میرے لئے سگریٹ حاصل کرنا بالکل ناممکن ہو گیا۔

چنانچہ ان ایام میں میں اپنے ایک دوست کے ساتھ مل کر سڑکوں پر گرے ہوئے مستعمل سگریٹوں کے ٹکڑے چُن چُن کر ان سے اپنا نشہ پورا کرتا رہا

مزید برآں ہم گیلا تمباکو لے کر اسے کسی برتن میں آگ پہ خشک کرتے اور باریک کاغذ میں اسے لپیٹ کر سگریٹ بنا لیتے۔ مجھے یاد ہے یہ بہت ہی خوفناک سگریٹ ہوتے تھے

روزانہ دو پیکٹ

اس زمانہ میں نوجوانوں کے لئے ملازمتیں قریباً ناپید تھیں۔ اس لئے میں نے بحریہ میں ملازمت کا فیصلہ کیا۔ اول تو گھر سے میرا اپنا بار کم ہو گیا۔ دوسرے اب میں اس قابل تھا کہ میں اندازہ کر کے کچھ رقم گھر بھیج سکوں۔ بحریہ میں ملازم ہونے کے بعد سگریٹوں کا حصول میرے لئے قطعاً مشکل نہ رہا۔ سمندروں میں سفر کے دوران ملازمین کو چالیس سینٹ میں سگریٹوں کا ایک پورا ڈبہ مل جاتا تھا۔ میں روزانہ دو پیکٹ پی جاتا۔ اور اکثر دھوئیں کا دُھواں باہر نکالنے کے بجائے اندر لے جاتا۔

بحریہ میں بیس سالہ ملازمت کے اختتام پر میں نارتھ کیرولینا کی یونیورسٹی میں جا داخل ہوا۔ وہاں سے ڈگری حاصل کرنے کے بعد مجھے سان ڈی آگو یونین میں ملازمت مل گئی۔ ایک رات جب میں چل کر اپنی موٹر کار کی طرف جا رہا تھا تو اچانک مجھے چکر سا آ گیا۔ اور میں لڑکھڑا کر بائیں جانب گرنے لگا۔ میں اس رات لگاتار ایک کے بعد دوسرا سگریٹ پیتا رہا تھا۔ میں سمجھ گیا کہ یہ اسی کا نتیجہ ہے۔ اس واقعہ کے بعد میں اور میری بیوی میوریل نے سگریٹ ترک کرنے کی کوشش کی۔ لیکن آٹھ دن سے زیادہ ہم اپنے اس عزم کو نبھا نہ سکے۔ اور اس کے باوجود نہ نبھا سکے۔ کہ اس وقت تک حالت یہ ہو چکی تھی کہ مجھے سگریٹ نوشی میں لطف آنا بند ہو گیا تھا۔ صبح کافی پینے کے بعد پہلے سگریٹ کے سوا جس میں لطف اندوز ہوتا تھا میرے لئے سگریٹ نوشی میں کوئی لطف باقی نہ رہا۔ بالآخر نوبت یہاں تک آ پہنچی۔ کہ میرے مُنہ کا مزہ خراب رہنے لگا۔ بہت کثرت کے ساتھ سگریٹ پینے کے باعث بھوک جاتی رہی۔ پھیپھڑوں میں ضرورت سے زیادہ ہوا بھرنے کی شکایت بھی لاحق ہو گئی جس سے سانس لینا بھی دوبھر ہو جاتا۔ نہایت ہی تکلیف دہ زکام کا بار بار حملہ اس پر مستزاد تھا۔

وقت قریب آ رہا ہے

۱۹۵۹ء میں جبکہ سگریٹ نوشی کی عادت انتہا کو پہنچ چکی تھی۔ میں "سٹار بلیٹن" نامی اخبار میں کام کرنے کے لئے ہونولولو چلا آیا۔ جون ۱۹۶۵ء میں میرے معدہ میں تکلیف شروع ہوئی۔ میں رات کو ہر گھنٹہ آدھ گھنٹہ کے بعد جاگ اُٹھتا۔ تھوڑا سا دودھ پیتا اور سگریٹ پی کر پھر سو رہتا۔ ستمبر ۱۹۶۵ء میں انتہائی تکلیف دہ کھانسی نے مجھے آ دبوچا۔ میری آواز بیٹھ گئی۔ اور بائیں پھیپھڑے میں تکلیف محسوس ہونے لگی۔ میں ڈاکٹر کے پاس گیا۔ اس نے ایکسرے کرانے کی ہدایت کی۔ ایکسرے دیکھ کر اس نے کہا "— تمہارے پھیپھڑے میں رسولی

چند روز بعد سرجن نے بائیں پھیپھڑے کا اپریشن کر کے رسولی نکال دی۔ ایک ماہ بعد میں پھر کام پر حاضر ہو گیا۔ اپریشن سے ایک روز قبل سے میں نے کوئی سگریٹ نہ پیا تھا۔ اسے ترک کرنا مشکل نہ تھا۔ صرف قوتِ ارادی کی ضرورت تھی۔ اس کا مجھ پر بہت اچھا اثر ہوا۔ دس پونڈ وزن بڑھ گیا۔ میں اپنے آپ کو بہت بہتر محسوس کرنے لگا۔ ۳۰ر جنوری ۱۹۶۹ء کو مجھے زکام کی شکایت محسوس ہوئی۔ میں سرجن کے پاس گیا۔ اس نے میرے سینے پر بائیں جانب اپریشن کے پرانے زخم کے نشان میں سے ایک چوتھائی گیلن کے قریب سیال مادہ نکالا۔ اس سلسلہ میں میں کئی مرتبہ سرجن کے پاس گیا۔ ایک دن اس نے کہا "وقت قریب آ رہا ہے"۔ بعد میں میری بیوی نے مجھے بتایا تھا کہ میرے ایک سال سے بھی کم زندہ رہنے کی توقع ہے۔ اس وقت اُسے اس پر یقین نہ آیا۔ اسی لئے اُس نے اس کا مجھ سے تذکرہ مناسب نہ سمجھا۔

کینسر کی چار قسمیں

میرے سرجن نے مجھے بتایا کہ پھیپھڑے میں چار قسم کا کینسر ہوتا ہے۔ ہر قسم کے کینسر کے بڑھنے کی رفتار مختلف ہوتی ہے۔ اُس نے یہ بھی بتایا کہ بالعموم پھیپھڑے کے سرطان کے ہر بیس مریضوں میں سے صرف ایک مریض بچتا ہے اور باقی انیس موت کی آغوش میں چلے جاتے ہیں۔ ایک قسم ایسی بھی ہے جس میں پچاس فی صد تک بچنے کی امید ہوتی ہے لیکن کینسر کی جس قسم میں میں مبتلا تھا۔ اس میں پچاس فی صد کے بچنے کا کوئی امکان ہی نہ تھا۔

میرے ڈاکٹر میں لوگوں کو سگریٹ نوشی سے منع کرنے کا جذبہ شدید جذبہ و جوش کی حد تک پہنچا ہوا ہے اُس کا کہنا کہ سگریٹ نوشی اور پھیپھڑے کے سرطان میں جو باہمی تعلق ہے وہ کسی بھی اعتراض سے بالا ہے بڑھتے ہوئے اعداد و شمار اس پر گواہ ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ——

ہر آٹھ مردوں میں سے جو
دو پیکٹ روزانہ کے حساب
سے سگریٹ پیتے ہیں بیس
سال بعد ایک ضرور کینسر
میں مبتلا ہو جاتا ہے

سگریٹ نوشی کی مضرت پھیپھڑوں کے سرطان تک ہی محدود نہیں ہے۔ اس کے نتیجہ میں دل کی شریانوں کی بیماری سے مرنے والوں کی تعداد دوگنی ہو گئی ہے۔ اور پھیپھڑوں کی ضرورت سے زیادہ پھولنے سے مرنے والوں کی تعداد میں تو چار گنا اضافہ کا امکان ہے۔ پھر حنجرہ اور غذا کی نالی [illegible] سے متعلق میں سرطان اسی سگریٹ نوشی کی وجہ سے ہوتا ہے اکثر اوقات ڈاکٹر بالکل لاچار ہوتے ہیں۔ وہ مجھ جیسے لوگوں کو آنے والے خطرات سے آگاہ کرتے ہیں۔ لیکن اُن کے انتباہ کی کوئی پرواہ نہیں کی جاتی۔ سگریٹوں کی اشتہار بازی نے اور بھی غضب ڈھا رکھا ہے۔ میرے ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ لوگوں پر یہ اثر ڈالنے کے لئے کہ سگریٹ نوشی انسان کی بہت سی خامیوں کو دور کر دیتا ہے لاکھوں لاکھ ڈالر طرح طرح کی اشتہار بازی پر خرچ کئے جاتے ہیں۔ اٹلی اور برطانیہ میں تو ٹیلی ویژن پر سگریٹوں سے متعلق ہر قسم کے اشتہارات پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بالکل درست اقدام ہے کیونکہ ڈاکٹر اس بات پر زور دیتے ہیں کہ زیادہ کوشش اس بات کی کرنی چاہیئے کہ اگلی نسل کے بچوں کو سگریٹ نوشی سے روکا جائے۔

میں نہیں کہہ سکتا میری اس تحریر کو پڑھ کر کوئی شخص سگریٹ نوشی ترک کر دے گا مجھے اس پر شبہ ہے کہ ایسا ہو۔

کوئی ایک فرد بھی تو ایسا
نہیں جس نے قبل ازیں میری
نصیحت سے متاثر ہو کر سگریٹ
نوشی ترک کی ہو۔ ہم میں سے ہر
شخص یہی سمجھتا ہے کہ ایسا جان
لیوا مرض دوسرے ہی کو لاحق
ہو گا۔ میں اس سے محفوظ رہوں
گا۔

لیکن جب تمہیں پھیپھڑے کا سرطان ہو گا۔ تو تمہیں میری اس نصیحت کی قدر ہو گی میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ خدا تمہارے حال پر رحم کرے۔ تم اپنے سینہ کے ایکسرے پر ایک سایہ دیکھو گے اس سایہ کا نظر آنا یقینی صدمہ کا پیش خیمہ ہے اس کے بعد تم کچھ نہ کر سکو گے۔

اس وقت بظاہر میری طبیعت نسبتاً ٹھیک ہے۔ جب درد اٹھتا ہے تو نرسیں مجھے کچھ کھلا دیتی ہیں۔ میرا سانس بہت چھوٹا ہے۔ میں درمیان میں بیٹھے بغیر پانچ قدم بھی نہیں چل سکتا۔ سرطان میرے جگر تک پہنچ گیا ہے۔ اور میں نہیں جانتا اسنے کہاں کہاں اس کے پاؤں جم چکے ہیں۔

میرے بچنے کی قطعاً کوئی امید نہیں۔ اب وقت ہاتھ سے نکل چکا ہے۔ خدا کرے وقت آپ کے ہاتھ سے نہ نکلے اور آپ اس عبرتناک انجام سے محفوظ رہیں۔

حضرت مولوی صاحب کی آنکھ کا اپریشن (بقیہ صفحہ اول)

کے لئے ذیابیطس کے علاج کے سلسلہ میں ڈاکٹری ہدایات اور مشورہ حاصل کرنا چاہتا ہوں محترمی مولوی صاحب کی عمر اس وقت ۸۷ برس ہے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے ہمجولیوں میں سے ہیں۔ اور زندگی کے ابتدائی دور سے لے کر اب تک مسلسل سلسلہ کی نمایاں خدمات کی توفیق پاتے چلے آ رہے ہیں۔ آپ کا وجود ہمارے اس درویشانہ دور میں بڑا ہی قیمتی اور موجب برکت ہے۔ میں اس اعلان کے ذریعہ احباب جماعت سے گذارش کرنی چاہتا ہوں کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب کی عمر اور صحت میں برکت دے اور تا دیر سلسلہ کی خدمت کی توفیق دے۔

اسی طرح میں ہسپتال کے عملہ بالخصوص ڈاکٹر مان سنگھ صاحب رنگاری جنہوں نے ان ایام میں خاص ہمدردی کا سلوک فرمایا سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

امرتسر میں محمد یوسف صاحب گجراتی عبد اللطیف صاحب ملکانہ محمد سعید صاحب انور ان تینوں دوستوں کو ان ایام میں حضرت مولوی صاحب کی خدمت کا موقعہ ملا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

—— محمد یوسف صاحب گجراتی کی بیٹی امۃ الحفیظ کی آنکھ میں بھینگا پن (Strabismus) کا نقص تھا۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے میری درخواست پر مولوی صاحب کے ساتھ اُسی روز خاص انتظام کر کے (کیونکہ موتیا کے سیزن میں دوسرے اپریشن نہیں کئے جاتے) بچی کی آنکھ کا اپریشن کیا۔ اور اب خدا کے فضل سے بچی کی آنکھ کا یہ نقص دور ہو گیا ہے۔

جیسا جیسا زمانہ گذرتا جا رہا ہے اور عمر کے بڑھنے کے ساتھ بعض جسمانی عوارض بھی ہمارے درویش بھائیوں اور بہنوں میں پیدا ہو رہے ہیں۔ چنانچہ ایسے عوارض جن کا علاج یہاں ممکن نہیں اُنہیں امرتسر بڑے ہسپتال میں بھجوایا جاتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے کہ امرتسر کے بڑے سرکاری ہسپتال کے مختلف شعبہ جات مثلاً ڈینٹل ہسپتال۔ ای۔ این۔ ٹی۔ آنکھوں کا ہسپتال اور جنرل وارڈ کے انچارج ڈاکٹر صاحبان اور ان کے عملہ کے قلوب میں اللہ تعالیٰ نے اپنی جناب سے ہمارے درویش بھائیوں اور بہنوں کے لئے بڑی ہمدردی کا جذبہ پیدا کر دیا ہے۔ چنانچہ جب کبھی میں خود گیا ہوں یا مریضوں کو چٹھی دی ہے یا اُنہوں نے کہا ہے کہ ہم قادیان سے آئے ہیں تو متعلقہ انچارج ڈاکٹر صاحبان نے بڑی ہمدردی اور ذاتی توجہ سے علاج کا انتظام کیا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ یہ سب کچھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل اور حضور کی برکات کا نتیجہ ہے۔ فالحمد للہ علےٰ ذالک۔

درخواستہائے دعا

۱۔ احباب جماعت و درویشان قادیان سے نہایت عجز و انکسار سے درخواست ہے کہ خاکسار کی دینی و دنیوی ترقیات اور ہر قسم کی تکالیف کے ازالہ کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز اللہ تعالیٰ مجھے اطمینان قلب بخشے اور اپنے فضل سے اسلام اور احمدیت کی بڑھ چڑھ کر خدمت کی توفیق دے۔ اور اُسے منظور فرمائے۔ آمین۔

خاکسار ملک منصور احمد خان منگری

۲۔ مجھے ایک عرصہ سے شدید اعصابی تکلیف ہے اور ساتھ ہی رعشہ کا شدید عارضہ ہے۔ احباب جماعت خاکسار کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار مجا عبد اللہ درویش قادیان

قادیان میں نماز جنازہ غائب

مورخہ ۲۶ر ستمبر کو بعد نماز جمعہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے حسب ذیل مرحومین کا اُن کے لواحقین کی درخواست پر نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ اور درویشان کرام اس میں شریک ہوئے۔

۱۔ محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری فضل الرحمن صاحب۔ چچی مکرم چوہدری سعید احمد صاحب بی۔ اے درویش قادیان

۲۔ مکرم سلیمان عرفانی صاحب پوتا حضرت عرفانی کبیر صاحب رضی اللہ عنہ جو کراچی میں بتاریخ ۲۹ ستمبر ۶۹ء کو وفات پا گئے۔

کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف "نبی" کا لفظ منسوب کرنا غلو، افترا اور شرارت ہے؟

لاہوری یزیدیوں و خوارج کی دھاندلی

(از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی نائب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

اخبار پیغام صلح میں یہ گاہے بگاہے نکلتا رہتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ نبوت کا نہ تھا بلکہ صرف محدثیت کا تھا۔ اور اس کے لئے حضور کا یہ حوالہ مولوی صدر الدین صاحب امیر اہل پیغام کی طرف سے پیش کیا جاتا ہے کہ محدثیت کا دعوےٰ ہے جو خدا کے حکم سے کیا گیا ہے یہ حوالہ درست ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر آپ نے یہ بھی تحریر فرمایا تھا کہ نبی اور رسول کا لفظ جو اپنے متعلق میری طرف سے تحریرات میں رکھا گیا ہے اسے کاٹا ہوا سمجھا جائے۔ جس قسم کی تحریرات کی بناء پر اہل پیغام کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ

"حضرت کی طرف دعوٰیٔ
نبوت منسوب کرنا شرارت
اور افتراء ہے ....
جماعت ربوہ نے غلو کر کے
ایک امتی کو نبی کے مقام پر
پہنچا دیا۔"

(اخبار پیغام صلح ۲ر ستمبر ۱۹۶۳ء صفحہ ۳ کالم ۳)

اب ذرا تصویر کا دوسرا رُخ ملاحظہ فرمایئے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"بعد میں جو بارش کی طرح وحی میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔ مگر اس طرح کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمتی۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰)

(۲) "جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں۔ اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا۔"

(ایک غلطی کا ازالہ)

(۳) "ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔"

(بدر ۵ر مارچ ۱۹۰۸ء)

(۴) "خدا تعالیٰ نے کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے افاضۂ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا اس لئے میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمتی۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰)

(۵) "اس اُمت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے ہیں اور ایک وہ بھی ہوا جو امتی بھی ہے اور نبی بھی۔"

(حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۲۸)

(۶) "غرض اس حصۂ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں ان کو یہ حصۂ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے۔ اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱)

اب ہم لاہوری عمائدین سے پوچھتے ہیں بالخصوص مولوی صدر الدین صاحب سے کہ وہ جو محدثیت والا حوالہ دہراتے رہتے ہیں اور باقی حوالجات کو ترک کر کے اخفاءِ حق سے کام لیتے ہیں۔ کیا یہ دیانتداری ہے کیا ان کا ایمان ان کو ایسی ہی دیانتداری کا حکم دیتا ہے بئسما یامرکم بہٖ ایمانکم۔ مولوی صاحب فرماتے ہیں۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے محدثیت کا دعویٰ خدا کے حکم سے کیا تھا میں کہتا ہوں یہ بے شک درست ہے مگر کیا اس کے بعد حضرت اقدس علیہ السلام نے اوپر والے ارشادات تحریر نہیں فرمائے۔ اور کیا حضرت اقدس علیہ السلام نے اس کے بعد یہ ارشاد شائع نہیں کیا تھا کہ

"میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔ اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا۔ اور جس حالت میں خدا نے میرا نام نبی رکھا تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔"

(اخبار عام لاہور ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء)

کیا اس میں یہ صاف موجود نہیں کہ میں نے نبوت کا دعویٰ خدا کے حکم سے کیا ہے میرا نام نبی خدا نے رکھا ہے۔ پھر اس حکم کو کیوں ردی کی ٹوکری میں پھینک کر یہ کہا جاتا ہے کہ حضور کی طرف نبوت کو منسوب کرنا شرارت، افتراء اور غلو ہے کیا گالیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی کو تو نہیں دی جا رہیں۔ پھر آپ کے عمائدین حضور کی زندگی میں اور بعد میں حضور کو نبی ہی تسلیم کرتے اور کراتے رہے اور اپنے اخبار میں یہ بھی اعلان کیا کہ

"ہم حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کو اس زمانہ کا نبی، رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں۔"

(اخبار پیغام صلح ۱۶ر اکتوبر ۱۹۱۳ء)

کیا اس وقت اُنہوں نے حضرت اقدس علیہ السلام کی طرف شرارت و افتراء و غلو منسوب کیا تھا؟ اور کیوں؟ اور آج اپنی اس شرارت و افتراء و غلو کو اہل ربوہ کی طرف منسوب کرنے کی کیا وجہ ہے؟ اور یہ بھی بتائیں کہ خدا نے اپنے حکم سے جو آپ کا نام نبی رکھا اور آپ کو حکم دیا کہ آپ نبی ہونے کا دعویٰ کریں۔ کیا خدا تعالےٰ نے بھی نعوذ باللہ من ذالک شرارت، افتراء و غلو سے کام لیا تھا؟ اور آپ کے عمائدین جو حضور کو نبی قرار دیتے رہے وہ بھی آپ لوگوں کے نزدیک غالی، مفتری اور شریر کیوں نہیں؟ جبکہ آپ لوگوں نے حضرت اقدس علیہ السلام کو نبی ماننے کے بعد آپ کی نبوت کا انکار کر دیا۔ تو کیا آپ لوگ مرتدین میں شامل ہوئے یا نہیں۔ حضرت اقدس علیہ السلام تو فرماتے ہیں کہ خدا نے میرا نام نبی رکھا ہے اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ تم نبی کا دعویٰ کرو۔ لہٰذا میں خدا کے حکم سے نبی بھی ہوں اور رسول بھی مگر اے یزیدیو! اور خوارج آپ لوگ اس کا نام افتراء، شرارت اور غلو رکھتے ہیں یہ کیسی دھاندلی ہے جو آپ لوگوں نے مچا رکھی ہے کیا یہ حضرت مسیح موعودؑ سے کھلی عداوت و بغاوت نہیں تعجب کی بات تو یہ ہے کہ ایک طرف تو یہ بغاوت۔ اور دوسری طرف آسمان سر پہ اُٹھایا ہوا ہے کہ احمدیت کی واحد علمبردار لاہوری ٹولی ہے۔ اور حالت یہ ہے کہ عداوت دعویٰ نبوت مسیح موعودؑ، عداوت خاندان مسیح موعودؑ۔ عداوت مصلح موعودؓ۔ عداوت مبارک مرکز قادیان۔ عداوت جماعت قادیان و ربوہ۔ عداوت خصوصیات احمدیت کے مجموعہ کا نام ہے۔ پیغامیت۔ یزیدیت و خوارجیت جس کا نتیجہ ہے دارین میں رسوائی اور ذلت۔

فسبحان الذی اخزی الاعادی۔ آپ لوگوں کا نام خدا نے پہلے سے "اعادی" رکھا ہوا ہے۔ پس اعادی کا کام تو "شرارت" ہی ہوا کرتا ہے سو کئے جاؤ نتیجہ میں کوئی کمی نہ رہے۔ آخر میں میں ایک حوالہ اور لکھ کر اسے ختم کرتا ہوں ذرا غور فرمایئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ لوگ جو مولوی کہلاتے ہیں۔ ہمارے سید و مولیٰ خیر الرسل و افضل الانبیاء آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتے ہیں جبکہ کہتے ہیں کہ اس امت میں عیسےٰ بن مریم کا مثیل کوئی نہیں آسکتا تھا اسلئے ختم نبوت کی مہر کو توڑ کر اسی اسرائیلی عیسیٰ کو کسی وقت خدا تعالےٰ دوبارہ دنیا میں لائے گا۔ اور اس اعتقاد سے صرف ایک گناہ نہیں بلکہ دو گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔

اوّل۔ یہ کہ ان کو یہ اعتقاد رکھنا پڑتا ہے کہ جب کہ ایک بندہ خدا عیسٰی نام جس کو عبرانی میں یسوع کہتے ہیں تیس برس تک موسیٰ رسول اللہ کی شریعت

کی پیروی کر کے خدا کا مقرب بنا اور مرتبہ نبوت پایا اسکے مقابل پر اگر کوئی شخص بجائے تیس برس کے بچاس برس بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے تب بھی وہ مرتبہ نہیں پا سکتا گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کوئی کمال نہیں بخش سکتی۔ اور نہیں خیال کرتے کہ اس صورت میں لازم آتا ہے کہ خدا کا یہ دعا سکھلانا کہ صراط الذین انعمت علیہم ایک دھوکا دینا ہے۔"

"افسوس ندامت سے مر جاؤ اور یاد رہے کہ اگر ایک امتی کو جو محض پیروی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے درجہ وحی اور الہام اور نبوت کا پاتا ہے نبی کے نام کا اعزاز دیا جائے تو اس سے مہر نبوت نہیں ٹوٹتی۔"

(چشمہ مسیحی حاشیہ صفحہ ۴۲)

حضرت اقدس علیہ السلام نے کوئی بات بغیر فیصلہ نہیں چھوڑی ہر پہلو نمایاں سے نمایاں کیا ہے مگر ان ظالموں نے پھر بھی اپنی دھاندلی میں کوئی فرق نہیں رکھا۔ کیسا صاف حوالہ ہے کہ اگر ان لوگوں کے نزدیک موسٰی کی پیروی سے ایک شخص نبوت کا مرتبہ حاصل کر سکتا تھا تو آنحضرت صلعم کی پیروی میں کیوں کسی کو یہ مرتبہ نبوت نہیں مل سکتا دوسرے یہ تحریر فرمایا کہ وحی والہام کے علاوہ اگر کوئی حضور صلعم کی اتباع میں مرتبہ نبوت بھی پاتا ہے تو یہ ختم نبوت کے منافی نہیں۔

پھر فرماتے ہیں کہ

"آپ نبیوں کے لئے مہر ٹھہرائے گئے ہیں یعنی آئندہ کوئی نبوت کا کمال بجز آپ کی پیروی کی مہر کے کسی کو حاصل نہیں ہوگا۔ غرض اس آیت کے یہ معنے تھے جن کو اُلٹا کر نبوت کے آئندہ فیض سے انکار کر دیا گیا ......

... خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں آپ کا نام سراج منیر رکھا ہے۔ جو دوسروں کو روشن کرتا ہے اور اپنی روشنی کا اثر ڈال کر دوسروں کو اپنی مانند بنا دیتا ہے۔"

(ایضاً صفحہ ۴۲)

پھر فرماتے ہیں کہ:۔

"درحقیقت یہ لوگ اسلام کے دشمن ہیں ختم نبوت کے ایسے معنی کرتے ہیں جس سے نبوت ہی باطل ہوتی ہے۔"

(ایضاً صفحہ ۴۱)

پس آپ لوگ جو خدمتِ اسلام لئے پھرتے ہیں اس کی یہ حقیقت ہے جو حضور نے بیان فرمائی ہے کہ یہ لوگ درحقیقت اسلام کے دشمن ہیں۔ تجارتِ قرآن کا نام خدمتِ قرآن رکھ کر آپ لوگ کب تک دنیا کو دھوکا میں مبتلا رکھیں گے خدا تعالیٰ کے مسیح نے تو آپ لوگوں کو دشمنانِ اسلام کا خطاب دے رکھا ہے پس آپ لوگ اپنی خدمتِ اسلام کی خبر لیں ابھی موقع ہے اس سے فائدہ اُٹھائیں اور خواہ مخواہ دنیا کو دھوکا میں مبتلا کر کے اپنی عاقبت کو تباہ نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے دلوں سے ہر قسم کی نفسانیت اور کینہ اور عداوت دور فرمائے اور واپس اپنے اصلی مبارک مرکز میں لائے اور خوشیوں کے دن دکھائے۔ آمین۔

(بقیہ کالم ۴)

خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آ گئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اُترا تب دانشمند ایک دفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہ نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دینگے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولیگا اور کوئی نہیں جو اسکو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین ملک۶۵)

یہ وقت کا ایک ایک لمحہ اس بات کا گواہ ہے کہ ہر نیا دن حضور کی پیشگوئی کی صداقت کا ایک نیا ثبوت لیکر طلوع ہوا اور ہر شام اپنے پیچھے اپنے آثار چھوڑ کر گئی جن سے چشمِ بصیرت کو یہ سمجھنے میں کوئی دقت پیش نہ آ سکتی تھی کہ حضرت مسیح موعودؑ کا دعوےٰ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ سچائیوں کی بنیاد پر تھا اسلام آگے بڑھتا گیا اور عیسائیت پیچھے ہٹتی گئی۔

(باقی)

اسلام ـــ عیسائیت کیلئے سب سے بڑا چیلنج (بقیہ صفحہ اول)

کے گڑھے میں گر چکے تھے مسلمان خود اپنی حالت پر نوحہ خواں تھے اور گویا دل سے یہ امید نکال ہی چکے تھے کہ انہیں بھی کبھی عروج حاصل ہوگا۔ گزشتہ صدی کے آخر آخر اور موجودہ صدی کے شروع کے حصہ میں مسلمان علماء اور مدبر ہارے لئے خیالات کا ایک انبار چھوڑ گئے ہیں اور یہ سب کے سارے خیالات یاس ہی کی نشاندہی کرتے ہیں۔

بہرحال بیروز کے ایک لیکچر کا اقتباس ملاحظہ ہو:۔

"اب میں اسلامی ممالک میں عیسائیت کی روز افزوں ترقی کا ذکر کرتا ہوں اس ترقی کے نتیجہ میں صلیب کی چمکار آج ایک طرف لبنان پر ضوفگن ہے تو دوسری طرف فارس کے پہاڑوں کی چوٹیاں اور باسفورس کا پانی اسکی چمکار سے جگمگ جگمگ کر رہا ہے۔ یہ صورتِ حال پیش خیمہ ہے اس آنیوالے انقلاب کا کہ جب قاہرہ، دمشق اور طہران کے شہر خداوند یسوع مسیح کے خدام سے آباد نظر آئیں گے حتیٰ کہ صلیب کی چمکار صحرائے عرب کے سکوت کو چیرتی ہوئی وہاں بھی پہنچے گی۔ اس وقت خداوند یسوع اپنے شاگردوں کے ذریعہ مکہ کے شہر اور خاص کعبہ کے حرم میں داخل ہوگا اور بالآخر وہاں اس حق و صداقت کی منادی کی جائیگی کہ ابدی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور یسوع مسیح کو جانیں جسے تُو نے بھیجا ہے۔"

ایک اور لیکچر میں کہا:۔

"وہ تمام ترقی جو عیسائیت کو انیسویں صدی میں نصیب ہوئی ہے وہ بہت عجیب ہونے کے باوجود ان فتوحات کی محض ایک خفیف سی جھلک ہے جو عیسائیت کو بیسویں صدی میں ملنے والی ہے۔"

جس وقت عیسائی اپنے بلند بانگ دعاوی سے دنیا کے کونے کونے میں یہ تاثر پیدا کر رہے تھے کہ اسلام اب چند روز کا مہمان ہے اور مسلمان ان دعاوی کو گرجیں سمجھے ہوئے تھے اس وقت قادیان جیسے ایک چھوٹے سے گاؤں سے ایک حکمی سی آواز اُٹھی اور اس نے فوری طور پر ایک ارتعاش سا پیدا کر دیا۔ لوگوں کی آنکھیں اس طرف اُٹھیں اور بیدار مغز مدبر یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے کہ یہ آواز کیسی ہے اور کیا نتائج پیدا کرے گی۔ یہ آواز تھی حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی۔ اور اس آواز کا پیغام یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی خاص تقدیروں نے مجھے دنیا میں اسلام کی حفاظت اور اس کی ترقی کے لئے کھڑا کیا ہے اور اسلام کی اس موعود ترقی کا ایک پہلو یہ ہے کہ عیسائیت اپنی طاقت اور توانائی کے باوجود پاش پاش ہو جائے گی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ساری دنیا کو مخاطب کر کے اپنی بعثت کی غرض سے آگاہ کیا اور ادیانِ باطلہ کو ہی نہیں دنیا بھر تمام رہنے والے چیلنج دیا اور اس طرح مقابلہ پر بلایا کہ ہر ایک نے گریز ہی میں اپنی سلامتی محسوس کی اور جو نادان دشمن مقابلہ پر آگیا وہ ایک عبرتناک باب کا اضافہ کر گیا حضور نے فرمایا:۔

"اے تمام لوگو سن رکھو کہ یہ اسکی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دیگا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف ایک ہی مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالیگا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کی فکر رکھتا ہے نامراد رکھیگا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی۔ اگر اب مجھ سے ٹھٹھا کرتے ہیں تو اس ٹھٹھے سے کیا نقصان کیونکہ کوئی نبی نہیں جس سے ٹھٹھا نہیں کیا گیا پس ضرور تھا کہ مسیح موعود سے بھی ٹھٹھا کیا جاتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا حسرۃ علی العباد ما یاتیہم من رسول الا کانوا بہ یستہزؤن۔ پس خدا کی طرف سے یہ نشانی ہے کہ ہر ایک نبی سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے مگر ایسا آدمی جو تمام لوگوں کے روبرو آسمان سے اُترے اور فرشتے بھی اس کے ساتھ ہوں اس سے کون ٹھٹھا کریگا پس اس دلیل سے بھی عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ مسیح موعود کا آسمان سے اُترنا محض جھوٹا خیال ہے یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اُترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ مرے گی اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گی۔ تب

(باقی کالم ۳)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے قلم مبارک سے

جزاکم اللہ احسن الجزاء تحریر فرمایا

ان احباب کی فہرست جنہوں نے پہلی مرتبہ چندہ وقف جدید کا وعدہ کیا اور وہ مخلص جنہوں نے اپنے چندہ وقف جدید کو دوگنا کر دیا سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور تیسری فہرست پیش ہونے پر ان سب احباب کے لئے حضور نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق بخشے۔ ساتھ ہی از راہِ ذرہ نوازی حضور نے اپنے قلم مبارک سے

"جزاکم اللہ احسن الجزاء"

کے الفاظ تحریر فرمائے۔

اب حضور کی خدمت میں چوتھی فہرست جو زیر ترتیب ہے ارسال کی جانے والی ہے وہ احباب جنہوں نے ابھی تک اپنے وعدے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر دوگنے نہیں کئے میں انہیں میں ایک مرتبہ پھر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ حضور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے سعادت دارین حاصل کریں کیونکہ

این سعادت بزور بازو نیست

پس اب تمام قسم کے افضال آسمانی کے فضل پر منحصر ہیں۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

ضروری اعلان

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سہارنپور سٹی اور موضع کاندھلہ ضلع مظفر نگر یوپی کے مندرجہ ذیل افراد (جن کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے) اپنے آپ کو تنظیم جماعت اور قادیان سے وابستہ ظاہر کر کے احباب جماعت کو دھوکا دے رہے ہیں۔

(۱) مسمی عبدالکریم ساکن سہارنپور جو سلسلہ کا لٹریچر منگواتا رہا ہے عوام کو یہ دھوکا دیتا رہتا ہے کہ امام جماعت احمدیہ میرے دوستوں میں سے ہیں۔ اور ان کے بچے مجھے چچا کہہ کر پکارتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ مگر اس کی عملی حالت یہ ہے کہ گنڈے اور تعویذ کر کے گذارہ کرتا ہے۔

(۲) محمد علی جو سرنا رل سکول کاندھلہ ضلع مظفر نگر یو۔پی اپنے آپ کو سات سال سے احمدی بتا کر کافی لٹریچر منگوا تا رہا ہے۔ اور مختلف جگہوں کے معروف احمدیوں کے ایڈریس بھی حاصل کر چکا ہے تاکہ انہیں لوٹ سکے اور مالی فوائد حاصل کرے۔

(۳) اسی موضع کاندھلہ کے ہی محلہ مولویان کے دو اشخاص مسمیان نور الحسن اور نسیم الحسن اور محلہ جونگراں کے حکیم احمد حسین یہ تینوں بھی مرکز سے نیز جماعتہائے احمدیہ حیدرآباد۔ یادگیر اور ربوہ سے بھی کافی لٹریچر منگواتے رہے ہیں یہ سب کا سب غالباً ردی میں فروخت کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح سلسلہ کو سخت نقصان پہنچا رہے ہیں۔

اس لئے آئندہ تمام احباب جماعت ان پانچ آدمیوں سے ہر طرح محتاط رہیں۔ یہ اشخاص تنظیم جماعت اور مرکز قادیان سے وابستہ نہیں ہیں

المعلن ناظر امور عامہ قادیان

درخواستہائے دعا

۱۔ خاکسار عرصہ تقریباً ۲ ماہ سے گلے کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہے احباب جماعت اور درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے کہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین نیز خاکسار کا عزیز دوست محمد زکریا صاحب یادگیر ضلع گلبرگہ کی مزید کامیابی کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہر جہت سے برکت دے۔ آمین۔　　مشتاق احمد غلہ منڈی وزیر آباد گوجرانوالہ

۲۔ میرا بھائی خواجہ محمد طفیل صاحب عرصہ سات آٹھ سال سے ہوا ہے کہ ان کو منہ کے رستہ خون آنا شروع ہو گیا ہے۔ وہ اس کو سرگودھا کے ہسپتال میں داخل کر دیا تھا۔ دوستوں نے دعائیں بھی بہت کیں اللہ تعالیٰ نے ان کو صحت عطا کر دی تھی اب پھر ایک دو دن ہو گئے

تاجر حضرات کیلئے قرب الٰہی کے حصول کا ذریعہ

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زریں

ارشادات

(۱) ہر شخص (تاجر) یہ عہد کرے کہ ہر ہفتہ کے پہلے دن پہلا سودا خدا تعالیٰ کے نام پر کروں گا

(۲) اس ہفتہ کے دن اُس کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوگی کہ دیکھوں آج خدا تعالیٰ کے سودے کے لئے دس روپے کا گاہک آتا ہے یا دو پیسے کا گاہک آتا ہے۔

(۳) یہ طریق ایسا ہے جس میں چندہ کی کوئی مقدار معین نہیں ہے۔

(۴) یہ ایک قسم کا پُر لطف کام ہے کہ بجائے طبیعت پر بوجھ ہونے کے انسان کو اس میں لطف آتا ہے۔

(۵) یہ کوئی ایسا بوجھ نہیں جس کا اُٹھانا تمہارے لئے ناقابل برداشت ہے

(۶) اب تو تاجر سارا دن بیٹھا رہتا ہے اور اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی طرف توجہ نہیں پیدا ہوتی۔

(۷) مہینہ (یا ہفتہ) کے پہلے سودے کے لئے وہ ضرور سوچے گا کہ دیکھوں آج مجھے کیا ملتا ہے۔ خدا تعالیٰ سے کتنا ثواب حاصل کرتا ہوں۔

(۸) خدا تعالیٰ اس ذریعہ سے تمہیں بہت زیادہ ثواب دینا چاہتا ہے۔

(۹) اس طرح تاجر قدم بقدم خدا تعالیٰ کے قریب ہوتا چلا جائے گا

(۱۰) اس کی غرض یہی ہے کہ وہ پہلے ہفتہ کے پہلے سودے کا منافع مساجد (ممالک بیرون) کی تعمیر کے لئے دے دیا کرے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مندرجہ بالا زریں ارشادات کی روشنی میں تمام تاجر احباب جماعتہائے احمدیہ ہندوستان سے درخواست ہے کہ وہ چندہ "تحریک جدید" کی زیادہ سے زیادہ ادائیگی کریں۔ اور اس عظیم الشان مالی جہاد میں شامل ہو کر زیادہ سے زیادہ ثواب کے مستحق بنیں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

بقایا دار احباب اور جماعتوں کی فوری توجہ کیلئے

موجودہ مالی سال کے پانچ ماہ گذر چکے ہیں۔ جملہ جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کو اُن کی پانچ ماہ کے بجٹ وصولی اور بقایا کی پوزیشن سے نظارت ہذا کی طرف سے اطلاع بھجوائی جاری ہے۔ وصولی اور بقایا کی پوزیشن کا جائزہ لینے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابھی متعدد جماعتیں ایسی ہیں جن کے ذمہ موجودہ پانچ ماہ کے علاوہ سابقہ بقایا میں بھی لازمی چندہ جات کی کثیر رقوم بقایا ہیں۔

عہدیداران مال اور ایسے بقایا دار احباب کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لازمی چندہ جات کی باقاعدہ ادائیگی پر اس قدر زور دیا ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام چھ ماہ سے زائد عرصہ کے بقایا دار کو جماعتی نظام سے خارج قرار دے چکے ہیں۔

لہٰذا جملہ بقایا دار افراد کو چاہیئے کہ وہ حضور کے اصولی ارشاد کی روشنی میں اپنے ذمہ بقایا چندہ جات کا جلدی جائزہ لیں۔ اور اس بات کا تہیہ کر لیں کہ وہ نہ صرف موجودہ مالی سال کا چندہ باقاعدگی سے ادا کریں گے۔ بلکہ گزشتہ بقایا کی طرف بھی عملی قدم اٹھا کر ذمہ داری کا ثبوت دیں گے تاکہ اُن کے چندوں کا حساب بے باق ہو سکے۔

عہدیداران مال کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کے بقایا کی وصولی کے لئے خاص کوشش اور جدوجہد کریں تاکہ موجودہ مالی سال کے آخر تک تمام جماعتوں کے سو فی صدی چندہ جات کی وصولی ممکن ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام دوستوں اور عہدیداروں کو اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر سمجھنے اور ادا کرنے کی توفیق بخشے اور سب کا حامی و ناصر رہے۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

ہمیں بھی کمبھاراں کو منہ کے رستہ خون آنا شروع ہو گیا ہے سب دوستوں اور بزرگوں سے دعا کی درخواست کرتا ہوں سب درویش اُنکی کامل شفایابی کیلئے دعا فرماویں۔ خاکسار خواجہ محمد احمد غلہ منڈی بڑا انار

حضرت قاضی اکمل صاحب (بقیہ صفحہ ۲)

اور ایمان افروز نظمیں و اشعار اب میسر نہ آسکیں گے
حضرت قاضی صاحب کو شعر گوئی کے ساتھ اشعار میں تاریخ گوئی کا ملکہ بھی حاصل تھا چنانچہ ایک موقعہ پر راقم الحروف کے نام ایک مراسلہ میں آپ نے تحدیث بالنعمۃ کے طور پر اس کا تذکرہ بھی فرمایا تھا ۔۔۔ سلسلہ کی نامور ہستیوں کی وفات پر آپ کی طرف سے منظوم تاریخہائے وفات اکثر بدر میں شائع ہوتی رہی ہیں۔ مگر افسوس اب جبکہ خود قاضی صاحب اللہ کو پیارے ہو گئے اس پہلو سے اخبار بدر آپ کے تذکرہ سے محروم ہو گیا۔

بہرحال چونکہ ایک انسان بشری تقاضا کے تحت اپنی محدود عمر لے کر اس جہان میں آتا ہے ایک نہ ایک دن اُس کا رخصت ہونا لازمی ہے۔ مگر خوش قسمت ہے وہ انسان جو اس چند روزہ زندگی کو اچھے کام میں لگا کر رخصت ہو۔ اور حضرت قاضی صاحب کی زندگی تو قابل رشک زندگی تھی فی الواقع آپ منهم من قضی نحبہ میں شامل تھے۔ آپ نے دین کی خوب خدمت کی اور ... باقیات صالحات کا ایک بڑا ذخیرہ اپنے پیچھے چھوڑا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی جوار رحمت میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور آپ کے پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ بالخصوص آپ کے سعادتمند بیٹے مکرم جنید ہاشمی صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر تعلیم الاسلام کالج ربوہ اور ان کی اولاد کو اللہ تعالیٰ اپنے بزرگ باپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ ادارہ بدر آپ کے جملہ لواحقین کے ساتھ دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے آپ کے حق میں دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہر قسم کی دینی و دنیوی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین۔

اعلانِ معافی

مکرم مولوی محمد ولی الدین صاحب فاضل (سابق انسپکٹر بیت المال) کو ان کی بعض کوتاہیوں کی بناء پر ۱۹۶۴ء میں اخراج از جماعت و مقاطعہ کی سزا دی گئی تھی۔ اُنہوں نے اپنی ان غلطیوں پر اظہار ندامت کرتے ہوئے معافی کی درخواست کی تھی۔ جسے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قبول فرماتے ہوئے از راہ شفقت و مہربانی انہیں معافی عطا فرما دی ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آمین۔

ناظر امور عامہ قادیان

خبریں!

جالندھر ۱۳/اکتوبر۔ پنجاب کے بیوپاریوں نے سیلز ٹیکس کے خلاف اپنی جدوجہد کا آغاز آج عدیم النظیر ہڑتال سے کیا تھا۔ آج صوبہ بھر میں مکمل ہڑتال ہوئی اور تمام طبقوں کے دکانداروں نے کاروبار بند رکھا۔ پیا ہے۔ تندور والے سبزی فروش۔ حلوائی اور پان بیڑی فروش بھی ہڑتال میں شامل ہوئے۔ بیوپاریوں کے تین بڑے مطالبات ہیں (۱) پنجاب سرکار نے سیلز ٹیکس کی شرح میں اضافہ کر کے لوگوں پر ایک کروڑ روپیہ کا جو بوجھ ڈالا ہے اُسے ختم کیا جائے۔ اور ٹیکس میں اضافہ کے متعلق دو نوٹیفکیشن جاری کئے ہیں انہیں واپس لیا جائے۔ (۲) سیلز ٹیکس پہلے مرحلہ پر لگایا جائے (۳) سیلز ٹیکس کی اپیلیں سننے کے لئے الگ ٹریبونل قائم کیا جائے۔

کلکتہ ۱۳/اکتوبر۔ بھوٹان سرکار نے بھارت سرکار سے درخواست کی ہے کہ وہ چین سرکار سے شادی چھی کے قریب ڈوہکر کے چراگاہوں اور بھوٹان کے علاقہ میں گھسنے سے باز رہنے کے لئے کہے آج یہاں بھوٹان کے ٹریڈ کمشنر نے ایک پریس نوٹ جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ بھوٹان سرکار کو اپنے گشتی دستوں سے یہ اطلاعات ملی ہیں کہ تبت کے چرواہے اور چینی فوجی کئی بار ڈوہکر کی چراگاہوں میں ناجائز طور پر داخل ہوئے ہیں۔ یہ علاقہ روائتی طور پر بھوٹان کا حصہ ہے اور اب تک چین سرکار نے روائتی سرحدوں پر اعتراض نہیں کیا۔ پریس نوٹ میں بتایا گیا کہ تبتی چرواہوں اور چینی فوجیوں کو بھوٹانی علاقہ میں داخل ہونے سے روکنے کی مقامی کوششیں ابھی تک کامیاب نہیں ہو سکیں۔

ہانسی ۱۳/اکتوبر۔ یہاں شکر کے روزنگاروں اور سناتن دھرمیوں میں جو تصادم ہوا تھا اس کے بعد اب صورت حال قابو میں ہے منگلوار کو یہ تصادم ایک گھنٹہ جاری رہا تھا۔ اور اس میں دونوں فریقین نے لگ بھگ ایک گھنٹہ تک لاٹھیوں اور پتھروں کا استعمال کیا۔ یہ تصادم ایک سینما کے پاس ہوا۔ یہاں روزنگاروں کے تریہ دلسٹ کے باوجود ایک کانفرنس منعقد کرنا چاہتے تھے تصادم میں ۲۰۔۲ آدمی زخمی ہوئے۔

کلکتہ ۱۳/اکتوبر۔ آل انڈیا جن سنگھ کی ورکنگ کمیٹی نے کل ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے جس میں کشمیر کانگرس اور جموں کشمیر کی صادق سرکار پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ وہ پاکستانی اور چینی ایجنٹوں کو پناہ دے رہی ہے۔ ریزولیوشن میں مزید کہا گیا ہے کہ یہ امر بے حد افسوسناک ہے کہ ریاست جموں و کشمیر میں پاکستانی گھس پیٹھیوں کا داخلہ جس میں پاکستان کے کچھ اعلیٰ افسر بھی شامل ہیں۔ صادق سرکار کے اس کے برعکس اعلانوں کے باوجود اب بھی جاری ہے۔ اس سلسلہ میں اس ریزولیوشن میں حال ہی میں پونچھ کے سرحدی گاؤں بیامی کا ذکر کیا گیا ہے۔ جہاں حال ہی میں ان گھس پیٹھیوں نے بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا۔ اور لوٹ مار کی۔ اور سب سے خطرناک بات یہ ہے کہ بہت سے پاکستانی ایجنٹ اور گھس پیٹھئے ریاستی کانگرس کے ممبر بھرتی کئے جا رہے ہیں۔ جن کی وجہ سے اُن کو گرفتار کرنا یا نظر بند کرنا اور بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ اس ریزولیوشن میں یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ جنگبندی لائن پار کر کے پاکستانیوں کا ریاست میں داخلہ روکنے کے لئے مؤثر اقدام کئے جائیں۔ اور جنگ بندی لائن سے پانچ یا دس میل چوڑی پٹی کو سویلین آبادی سے بالکل خالی کرا لیا جائے۔ اور اس علاقہ میں سابق فوجیوں کو کالونیاں بنا کر بسایا جائے۔

چنڈی گڑھ ۱۳/اکتوبر۔ سابق وزیر دفاع شری کرشنا مینن نے گورنمنٹ کالج میں طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر بھارت نے ایٹم بم بنانا شروع کیا تو یہ اپنی روایات سے انحراف کے مترادف ہوگا۔

جوائے کُڈی (مدراس) ۱۳/اکتوبر۔ کل شام یہاں آل انڈیا کانگرس کے صدر شری کاماراج نے تامل ناڈ کانگرس کے افتتاحیہ اجلاس میں تقریر کے دوران مدراس میں مجوزہ بند کی مذمت کرتے ہوئے لوگوں کو تلقین کی کہ وہ ہوشیار اور چوکنے رہیں۔ اپوزیشن پارٹیاں اپنی خواہش کے مطابق سب کچھ کہہ سکتی ہیں۔ لیکن ان کو ملک میں گڑبڑ نہیں کرنی چاہیئے۔ زراعتی پیداوار جیسے پیچیدہ مسئلہ کو حوصلہ کے ساتھ حل کرنا چاہیئے۔ اگر سرکار اناجوں کی تجارت کی ساری ذمہ داری اپنے اوپر لیتی ہے تو اس سے لوگوں کو خوفزدہ نہیں ہونا چاہیئے۔ سرکار کے ایسے اقدام سے کسانوں اور کمیشن کاروں کو فائدہ ہوگا۔